نگران اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

11-02-77

ہارے گی خونیں تلوار
جیتے گا دل آرا ہل

"ہل آبادی کی علامت ہے
جبکہ تلوار ہلاکت کی"
—— مفتی محمود مدظلہ

منڈی حاصل پور میں لذیذ و صحت بخش کھانوں کا مرکز!

شاہ ہوٹل

عمدہ چائے، خوش ذائقہ مٹھائیوں، لذیذ کھانوں کے لیے ہماری خدمات حاصل کریں
نیز پارٹی آرڈر پر بھی لذیذ کھانے و مٹھائیاں تیار کیے جاتے ہیں، آزمائش شرط ہے

پروپرائیٹر: سید نہال الدین نصیر الدین مین بازار منڈی حاصل پور ضلع بہاولپور

زمیندار و کاروباری حضرات اس پریشانی کا شکار رہیں کہ زرعی اجناس کی خرید و فروخت میں ہمیں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔!

پریشان نہ ہوں!

گڑ، شکر، دیسی کھانڈ، مونگ پھلی، جو گندم کی جب بھی ضرورت پیش آئے تو ہماری خدمات حاصل کریں

خالد اینڈ کمپنی کمیشن ایجنٹس
غلہ منڈی حاصل پور۔ فون رہائش ۷۵، دکان ۵

زمیندار و کاروباری حضرات کے لیے:

خوشخبری

ہماری زرعی اجناس گڑ، شکر، دیسی کھانڈ، گندم، مونگی وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے تاکہ لین دین میں انہیں تکلیف نہ ہو ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں۔

چوہدری نثار احمد کمیشن ایجنٹس غلہ منڈی
حاصل پور ضلع بہاول پور۔ فون پی پی ۳۳

بہاول پور ڈویژن کے کاروباری و زمیندار حضرات

زرعی اجناس

کی خرید و فروخت کے سلسلے میں ہماری خدمات سے استفادہ حاصل کریں، گڑ شکر، دیسی کھانڈ، مونگ پھلی، گندم کی بااصول خرید و فروخت کے لیے تشریف لائیے

چوہدری شاہ محمد اینڈ کمپنی کمیشن ایجنٹس منڈی حاصل پور

دیسی ادویات کا مرکز

ہمارے ہاں ہر قسم کی سربند پٹنٹ دیسی ادویات دستیاب ہیں۔ نیز نسخہ جات بڑے احتیاط سے تیار کیے جاتے ہیں۔

طاہر دواخانہ ریلوے روڈ صادق آباد

آمریت کے خاتمہ، ظلم و تشدد سے چھٹکارا، اسلامی نظام کے نفاذ اور جمہوریت کی بحالی کے لیے پاکستان قومی اتحاد کے نامزد امیدوار

مولانا محمد شریف وٹو

انتخابی نشان ہل

امیدوار قومی اسمبلی منچن آباد کو کامیاب کرائیں۔

من جانب:
محمد حسین ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام منچن آباد۔



جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۶
جمعۃ المبارک ۱۱ فروری ۱۹۷۷ء ۲۱ صفر

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ
۴۵ —— روپے
ششماہی
۲۳ —— روپے
سہ ماہی —— ۵۰/۱۱ روپے
فی پرچہ
ایک روپیہ

جمعیت علماء اسلام پاکستان

اداریہ

اکرام القادری

امن کے پرچارک تشدد کی راہ پر

پاکستان قومی اتحاد کی روز افزوں مقبولیت اور قافلہ جمہوریت کے بحر ناپید کنار میں عوام کی شمولیت نے پیپلز

پاکستان قومی اتحاد کی روز افزوں مقبولیت اور قافلۂ جمہوریت کے بحرِ ناپید کنار میں عوام کی شمولیت نے پیپلز پارٹی کے رہنماؤں اور نام نہاد کارکنوں کو اس قدر مضطرب و پریشان کر دیا ہے کہ وہ اب اوچھے ہتھکنڈوں، بزدلانہ حملوں اور نہایت ہی سفلی حرکتوں پر اتر آئے ہیں۔ اندرونِ سندھ دھونس، دھاندلی، اور اغواء و حرب و ضرب کے راستوں سے ایک ٹکڑی کو بلا مقابلہ کامیاب کرانے کے سرکاری اعلانات کے بعد موجودہ حکمرانوں نے حسب روایت اپنے غلط اندازوں پر بھروسہ اور اپنے بزدل کارکنوں پر اعتماد کرتے ہوئے یہ سمجھ لیا تھا کہ اب پیپلز پارٹی کے اقتدار کا سورج گرہن لگنے سے بچ جائے گا اور اتحاد کے بہادر کارکن اور جیالے رہنما میدان سے ہٹ جائیں گے۔ انہیں یہ معلوم ہی نہ تھا کہ اس نوع کی اوچھی حرکتیں ان کے ناپائیدار اقتدار کے دن مزید کم کر دیں گی اور پورے ملک میں ان کی رسوائی اور بدنامی کا چرچا عام ہو جائیگا

قومی اتحاد کی جانب سے بلوچستان میں انتخابات کے التوا کے مطالبے اور بالآخر بائیکاٹ سے بھی ارباب اقتدار اس خوش فہمی میں مبتلا رہے کہ بس ہم نے سندھ اور بلوچستان تو فتح کر لیا ہے، پنجاب اور سرحد میں اس قسم کی کارروائیوں کے نتیجہ میں کامیاب ہو کر اپنے اقتدار کے سنگھاسن کو ڈولنے سے بچا لیں گے۔ انہیں خبر ہی نہیں تھی کہ دفعہ ۱۴۴ اور سیاسی سرگرمیوں کے تعطل کے زیر سایہ سویا ہوا شہر جب جاگے گا تو ان کا خواب خور حرام کر دے گا۔

اپنے پہلے غلط اندازوں کے علاوہ ارباب اقتدار نے نیا غلط اندازہ یہ کیا کہ قومی اتحاد کے کارکنوں پر ہر قسم کا تشدد کیا جائے بلکہ اب تو ببانگ دہل حکمران پارٹی کے ذمہ دار افراد کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ: قائد عوام کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو "چھوڑا نہ جائے"!

کراچی کے جلسۂ عام میں اس اعلان کے بعد اب ملک بھر سے حکمران پارٹی کی طرف سے جارحیت اور غنڈہ گردی کی خبریں آ رہی ہیں۔ کراچی ہی میں پیرزادہ عبدالحفیظ صاحب کی ہدایت پر اس حلقے سے اپنے حریف مولانا محمد زکریا کی قیادت میں چلنے والے کارکنوں کے جلوس کے ساتھ جو کچھ کیا گیا ہے، اس کا ایک گوشہ اخبارات میں آ چکا ہے۔ ڈرگ کالونی میں قومی اتحاد کے دفتر پر کرائے کے بر آمدی غنڈوں نے حملہ کیا گولیاں چلائیں، سامان جلایا اور دفتر کو آگ لگا دی۔ قومی اتحاد کے امیدواروں مولانا محمد زکریا اور ڈاکٹر مبین اختر کو نہتے کارکنوں نے اپنے گھیرے میں لے کر مسلح غنڈوں کے حملہ سے بچایا، نتیجۃً بہت سے کارکن زخمی ہو گئے۔ جن میں تین کارکنوں کی حالت نازک بیان کی جا رہی ہے۔

ان کارستانیوں کے باوجود وزیر اعظم اور ان کے یمین و یسار مسلسل پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ قومی اتحاد کی طرف سے شائستہ زبان استعمال نہیں کی جا رہی۔ جبکہ خود وزیر اعظم ایسا ذمہ دار شخص اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف سوقیانہ زبان استعمال کر رہا ہے۔ کراچی کے جلسہ میں تو وزیر اعظم موصوف نے اپنی عادت کے مطابق قومی اتحاد کے رہنماؤں کو کھلی گالی دینے سے بھی گریز نہیں کیا ہے

سبھی مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ رکھ نیچی نظر اپنی!
کوئی ان سے نہیں کہتا نہ نکلو یوں عیاں ہو کر!

۶ فروری کو لاہور میں قومی اتحاد کے رہنما شیر زمان خان کی قیادت میں نکلنے والے عظیم الشان جلوس کی راہ میں بھی پیپلز پارٹی کے غنڈوں نے آڑے آنے کی کوشش کی، مگر جب قوم، اتحاد کے کارکنوں نے للکارا تو

صـ۱۰ پر

پریمیر پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ سے شائع کیا

رپورٹنگ ۔ الطاف حسین

بہ سلسلۂ تعارف

امیدواران قومی و صوبائی اسمبلی پاکستان قومی اتحاد

میاں سراج احمد دین پوری

میاں سراج احمد دین پوری برائے قومی اسمبلی رحیم یارخان این اے ۱۴۸ (جو کہ خان پور شہر اور چکوک و مضافات پر مشتمل ہے) پاکستان قومی اتحاد کے نامزد امیدوار ہیں میاں صاحب جمعیت کے فعال کارکن ہیں۔ اور اپنے حلقہ میں انتہائی معروف شخصیت ہیں، کیونکہ ان کا تعلق خان پور کے مشہور و تاریخی قصبہ دین پور شریف کے اس خاندان سے ہے جو نہ صرف پاکستان بلکہ دوسرے ممالک میں بھی علم و حکمت اور سیاسی فراست کی وجہ سے عزت و تکریم سے دیکھا جاتا ہے میاں سراج احمد دین پوری، پیر طریقت حضرت مولانا میاں عبدالہادی مدظلہٗ کے فرزند ارجمند ہیں۔

میاں سراج احمد صاحب کو اعزاز حاصل ہے کہ وہ دین پور کے رہنے والے جو ایک ایسا معروف قصبہ ہے کہ قیام پاکستان سے قبل تحریکِ آزادی کا مرکز رہا۔ میاں صاحب نے ایک ایسے علاقے میں آنکھ کھولی جو علم و حکمت کا گہوارہ ہونے کے علاوہ تحریک آزادی کا سرخیل تھا جس کا مقصد صرف سامراج کے شکنجے سے نجات دلانا تھا۔ اور مکار انگریز حکمرانوں کو ملک سے مار بھگانا تھا۔ یہاں حضرت عبیداللہ سندھی کے قیام کی وجہ سے بھی اس علاقہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اور حضرت سندھی کا مزار بھی یہیں واقع ہے۔ دین پور تحریک ریشمی خطوط کا اہم مرکز رہا ہے۔ میاں سراج احمد کے خاندان کے بزرگوں کو اس تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے زیرِ حراست رکھا گیا تھا۔

میاں سراج احمد دین پوری نے علوم دینیہ کی تکمیل حضرت عبیداللہ سندھیؒ، حضرت احمد علیؒ لاہوری، حضرت عبداللہ درخواستی مدظلہٗ نے کی۔ اور ان بزرگوں کی سیاسی و دینی بصیرت سے بہرہ ور ہوئے۔ میاں صاحب نہایت فعال قسم کے آدمی ہیں۔ دینی علوم کے علاوہ حضرت عبیداللہ سندھیؒ کے اصرار پر ایف اے تک تعلیم حاصل کی، تاکہ علم کی حد تک اس سے فایدہ اٹھایا جا سکے۔

میاں صاحب اپنی اڑتالیس ایکڑ زمین خود کاشت کرتے ہیں، لیکن ان کا قومی اسمبلی میں مقابلہ ایک بہت بڑے جاگیردار مخدوم حمید الدین سے ہے۔ جو کہ ایوبی دور میں صوبائی وزیر آبپاشی بھی رہ چکا ہے۔ اور حکمران پارٹی کی طرف سے نامزد ہے۔

میاں سراج احمد صاحب نے تحریک تحفظ ختم نبوت، تحریک بحالی جمہوریت میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ جمعیت علماء اسلام کے اہم رکن ہونے کی وجہ سے اکابرین جمعیۃ کے حکم پر قومی اسمبلی کا انتخاب لڑ رہے ہیں، میاں صاحب نے انتخابی مہم بڑے زور و شور سے شروع کر رکھی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے فعال کارکن، قومی اتحاد کے دوسرے کارکنوں کے ہمراہ میاں صاحب کے لیے کام میں مصروف ہیں۔

"چوہدری محمد انور صاحب"

برائے صوبائی اسمبلی حلقہ نمبر ۲۳۵ تحصیل خان پور سے پاکستان قومی اتحاد کے نامزد امیدوار چوہدری محمد انور ہیں۔

چوہدری صاحب نے گریجویشن فارمن کرسچین کالج لاہور سے امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ دورانِ تعلیم ہر سیاسی تحریک میں پیش پیش رہے۔ ایوب خانی آمریت کے خلاف ۱۹۶۴ء میں محترمہ فاطمہ جناح کے ہمراہ کراچی سے لاہور اور جہلم تک انتخابی دورہ میں شریک رہے۔

ایوب آمریت کے خلاف تحریک ہو یا تحریک بحالیٔ جمہوریت، تحریک تحفظ ختم نبوت، یا بھٹو حکومت کے خلاف کوئی ایجی ٹیشن، سب میں پیش پیش رہے۔ چوہدری صاحب نوجوان، فعال اور مستعد قسم کے انسان ہیں۔ ان کا مقابلہ حکمران جماعت کے حامد کمال ڈاہر اور پیپلز پارٹی کے باغی آزاد امیدوار چوہدری حکیم اللہ سے ہے۔ چوہدری انور صاحب، میاں سراج احمد دین پوری سے مل کر الیکشن مہم میں مصروف ہیں۔

سید عبدالستار ہمدانی ایم اے ایل ایل بی

سید عبدالستار ہمدانی پاکستان قومی اتحاد کے نامزد امیدوار ہیں۔ ان کا حلقہ پی پی ۲۳۳ بہاولپور خیرپور ٹامیوالی، ملحقہ چکوک پر مشتمل ہے۔ اس علاقہ میں جمعیۃ علما اسلام کی اکثریت ہے جس کی وجہ سے جمعیۃ علماء اسلام کے نوجوان، فعال و مستند وکیل عبدالستار ہمدانی کو ٹکٹ دیا گیا ہے۔

سید عبدالستار ہمدانی خیرپور ٹامیوالی کے مشہور اور علم و حکمت کے گہوارہ خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ گھریلو ماحول، دینی ادب کا پایا۔ جس کی وجہ سے ابتداء ہی سے بزرگان دین سے تعلق رہا ہے، ابتدائی تعلیم اپنے حلقہ ہی سے حاصل کی۔ بعدازاں، بہاولپور، صادق ایجرٹن کالج

میں داخل ہوگئے۔ اور انٹرمیڈیٹ کے طالب علم ہوتے ہوئے بھی جمعیۃ علماء اسلام کی باقاعدہ رکنیت اختیار کی جس کی وجہ سے ابتدا ہی سے سیاسی شعور میں پختگی آئی گئی۔

۱۹۶۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اردو کا امتحان پاس کیا، لیکن آزاد طبیعت کی وجہ سے ملازمت کی طرف طبیعت مائل نہ ہوئی۔ ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کرکے سیاست کے پُرخار راستوں پر چل نکلے۔ تحصیل حاصل پور میں جمعیت علماء اسلام کو نہایت محنت سے سرگرمی سے منظم و متحرک کیا۔

ہمدانی صاحب ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۶ء جمعیۃ علماء اسلام بہاول پور کے جنرل سیکرٹری رہے۔ اور ۱۹۷۱ء سے اب تک جمعیت علماء اسلام پنجاب کی مجلسِ عاملہ کے رکن رہے۔

سید ہمدانی صاحب کو ایک خصوصی اہمیت حاصل ہوئی کہ ستمبر ۱۹۷۵ء میں قایدِ جمعیت مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہٗ کے پرائیویٹ سیکرٹری رہنے کی سعادت نصیب ہوئی اور سیاست کے اسرار و رموز اور پیچیدہ گتھیوں کو سلجھانے کے طریق اور قریب سے دیکھا۔ انہی قایدین کے حکم پر پاکستان قومی اتحاد کے ٹکٹ پر صوبائی اسمبلی کا انتخاب لڑ رہے ہیں اور پاکستان قومی اتحاد کے دوسرے کارکنوں سے مل کر انتخابی مہم میں سرگرم عمل ہیں

حلقہ نمبر ۶ لاہور کے امیدوار مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کی

انتخابی سرگرمیاں

رپورٹنگ - صاحبزادہ میاں عبد الرحمٰن خطیب انارکلی

بروز جمعہ حلقہ کرشنا گلی میو ہسپتال روڈ لاہور میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں علاقہ کے ممتاز شہری، طلباء اور مزدوروں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس اجلاس میں حضرت مولانا حمید الرحمٰن صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک سے آمریت کے خاتمے کا واحد علاج یہ ہے کہ آنے والے انتخابات میں نیک اور صحیح نمایندوں کو منتخب کریں۔ جو کہ اسلام کے لیے ملک و ملت کے لیے کام کرسکیں۔ مولانا نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ برسرِ اقتدار طبقہ ملک میں جو کچھ کر رہا ہے یا کیا ہے وہ تمام پر عیاں ہے۔ آج ملک میں مہنگائی عروج پر ہے، عیاشی کے بازار گرم ہیں شریف انسان کا رہنا دشوار ہے، شرافت کا جنازہ نکل چکا ہے، بے حیائی کا دَور دَورہ ہے اور حکومت ان تمام برائیوں کی کھل کر حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔

لہٰذا آپ تمام حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ آپ حلقہ نمبر ۱۳۱ سے قومی اتحاد کے امیدوار حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب کو کامیاب کرکے یکجہتی کا ثبوت دیں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

اس اجلاس سے مولانا عبد الرشید صاحب نے خطاب کیا اور انہی جذبات کا اظہار کیا اور آخر میں آپ نے عوام کی طرف سے حضرت مولانا عبید اللہ انور کو مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

فتح محمد روڈ نزد لاہور ہوٹل

ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مولانا اجمل خان صاحب نے پرجوش انداز میں، نعروں کی گونج میں فرمایا کہ ملک کی قسمت کو بدلنے کے لیے آنے والے انتخابات میں آپ نے اپنی قیمتی امانت کو صحیح نمایندوں کے حق میں استعمال کرنا ہے۔

آپ نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ آپ نے جس مقصد کے لیے بے بہا قربانیاں دے کر ملک حاصل کیا تھا کہ اسلام اس ملک کا نظام ہوگا۔ رسول اللہؐ کی شریعت نافذ ہوگی، مگر افسوس صد افسوس کہ پورے تیس سال کا عرصہ گذر جانے کے بعد بھی ملک میں اسلام کو نافذ نہ کیا۔ بلکہ صرف اسلام آباد بنانے پر ہی اکتفا کیا مولانا عوام پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کے حلقے سے پاکستان قومی اتحاد کو جس شخصیّت کو نامزد کیا ہے ان کی شرافت کے ان کے مخالفین بھی قائل ہیں جن کے والد گرامی نے نصف صدی تک زندہ دلان لاہور کے شہر میں توحید کے اعلان کو بلند کیا۔!

آپ تمام حضرات اپنے حلقے سے حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب کو کامیاب کرکے اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔

مولانا اجمل نے فرمایا کہ پاکستان قومی اتحاد کے جہاں کہیں بھی نمایندے ہیں ان کو کامیاب بنائیں۔

اس اجلاس سے ملک حامد سرفراز، جاوید ہاشمی نذیر احمد سیال نے خطاب کیا اور سید سلمان گیلانی نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں حضرت نے مختصر سا خطاب فرمایا اور دعاء فرمائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ نماز ظہر کے بعد آسٹریلیا بلڈنگ کے پاس دفتر کا افتتاح کیا۔

صاحبِ ثروت امیدواران قومی و صوبائی اسمبلی توجہ فرمائیں

قومی اسمبلی کے ہر صاحبِ ثروت امیدوار پانچ صد روپے اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار تین صد روپے جمعیۃ کے

الیکشن فنڈز

کے لیے مرحمت فرما کر دینی حمیّت کا ثبوت دیں۔ الیکشن مہم چلانے کیلیے اسکی اشد ضرورت ہے۔ (مولانا محمد شریف وٹو نائب امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام) چوک رنگ محل - لاہور

تحریر: عنایت اللہ خان

مصر کے ہنگاموں کا معاشی اور سیاسی پس منظر

ایک جائزہ

گذشتہ ہفتے مصر میں مظاہروں نے بلووں اور فسادات کی شکل اختیار کی۔ حکومت کے خلاف ہونے والے ان مظاہروں میں کروڑوں مصری پونڈ کی جائدادیں تباہ ہوگئیں۔ عمارتوں اور پٹرول پمپوں کو آگ لگادی گئی پرانے ٹائر اور کاٹھ کباڑ جمع کرکے سڑکوں کے بیچوں بیچ آگ کے الاؤ دہکائے گئے۔ تھانوں کو آگ لگاکر تباہ کر دیا گیا۔ پولیس اور مظاہرین کے درمیان جھڑپوں میں اسّی سے زیادہ آدمی مارے گئے اور تادم تحریر آنے والی خبروں کے مطابق دو ہزار سے زیادہ افراد گرفتار کئے جاچکے ہیں جن پر ایسے الزامات کے تحت مقدمے چلائیں جائیں گے کہ جن کی سزا موت بھی ہوسکتی ہے۔

ان مظاہروں کی شدت کا اندازہ مظاہرین پر لگائے جانے والے بغاوت کے الزامات کے علاوہ اس حقیقت سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ مظاہرین نے ریل کی پٹڑیوں پر رکاوٹیں کھڑی کرکے اور انہیں اکھاڑ کر قاہرہ کو باقی ملک سے کاٹ دیا تھا۔ قاہرہ ایرپورٹ کے حکام نے ہوائی جہازوں کی پروازیں کم کردی تھیں اور اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے حکومت کو فوج بلانی پڑی اور ملک کے تمام بڑے اور صنعتی شہروں پر کرفیو لگانا پڑا۔ کرفیو اور آمد و رفت میں خلل کی وجہ سے قاہرہ اور دوسرے بڑے شہروں میں اشیائے خورد و نوش کی قلت پڑگئی اور گراں فروشوں کی بن آئی خبر رساں ایجنسیوں کی اطلاعات کے مطابق یہ خوں ریز مظاہرے صدر سادات کی حکومت کی طرف سے اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کے اعلان کے خلاف ہوئے۔

مبصرین کے لئے یہ مظاہرے قطعی غیر متوقع نہیں تھے۔ گذشتہ کئی سال سے مصری معیشت جس طرح انحطاط کا شکار ہو رہی تھی۔ اور قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا اس کے نتیجے میں وقتاً فوقتاً مختلف شہروں میں چھوٹے بڑے مظاہرے ہوتے رہتے ہیں۔ مہنگائی کے خلاف اس عام بے چینی کو سادات حکومت کی طرف سے قیمتوں میں اضافے کے اعلان نے اور بڑھا دیا اور اسے پورے ملک تک پھیلا دیا لیکن اس اعلان کا جتنا شدید ردعمل ہوا ہے۔ وہ مصری حکومت اور بیرونی مبصرین سبھی کے اندازوں سے بڑھ کر ہے غالباً اس غیر متوقع شدید ردعمل کی وجہ سے مصری حکومت نے گرفتاریوں کا اتنا بڑا سلسلہ شروع کیا ہے اور مظاہرین پر حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرنے کا الزام سنگین لگایا ہے۔ یاد رہے مصر میں حکومت کے خلاف بغاوت کرنے یا سازش کرنے والوں کو موت کی سزا دی جاسکتی ہے۔

مصر کے ان حالیہ ہنگاموں میں کارفرما سماجی و معاشی عوامل اور ان کے پس منظر کو سمجھنے کے لئے ہمیں ذرا ماضی میں جانا پڑے گا تاکہ ہم ان مظاہروں کی نوعیت اور مضمرات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

صدر سادات کی حکومت اس انقلابی حکومت کی جانشین ہے جو صدر ناصر کی قیادت میں فاروق شاہی کی جاگیردارانہ اور سامراج نواز حکومت کا تختہ الٹ کر ۲۳ جولائی ۱۹۵۲ء میں برسر اقتدار آئی تھی۔

کرنل جمال عبدالناصر کی قیادت میں برسر اقتدار آنے والی اس حکومت نے اقتدار سنبھالنے کے فوراً بعد مصر کو ایک جدید ترقی یافتہ مملکت بنانے کا اعلان کیا۔ صدر ناصر نے اپنے دور اقتدار کے ابتدائی برسوں میں ہی دوررس سماجی و معاشی اصلاحات کیں تاکہ پرانے جاگیری نظام کو ختم کرکے ملک کو ترقی اور خوشحالی کی راہ پر آگے بڑھا کر عوام کی حالت بہتر بنائی جاسکے۔

لیکن اس مقصد کے حصول کے لئے ضرور
تھا کہ جاگیرداروں، بڑے زمینداروں اور امراء کو ملک
کی سیاسی اور سماجی زندگی میں بے اثر بنا دیا جا
اس کے لئے صدر ناصر کی حکومت نے صنعتوں
کارخانوں کے انتظام اور انہیں چلانے کے کام
میں مزدوروں کو شریک کیا۔ کسانوں میں زمینیں تق
کرکے ان کی معاشی خوشحالی کو یقینی بنایا اور ملک
معاشی خود مختاری اور بیرونی معاشی تسلط سے نجا
کے لئے تمام غیر ملکی سرمائے کو قومی ملکیت میں
لے لیا گیا اور ملک کی تیز رفتار ترقی کے لئے معیش
کا ایک موثر ریاستی شعبہ قائم کیا گیا۔ ان اصلاحا
کو مستحکم کرنے اور انہیں مزید آگے بڑھانے کے
لئے ایک طرف تو سامراج نواز استحصالی طبقوں
ملک کی سیاسی زندگی سے بے دخل کیا گیا۔ اور د
طرف مزدوروں، کسانوں، دانشوروں، فوجی سپاہیو
وطن دوست قومی بورژوازی کو ملکی سیاست میں آ
لایا گیا اور ان وطن دوست انقلابی طبقوں پر مشت
ملک کی واحد سیاسی جماعت "عرب سوشلسٹ
قائم کی گئی۔

صدر ناصر کی ان داخلی پالیسیوں کا عکس ان
خارجہ پالیسیوں پر بھی پڑا۔ اور مصر رفتہ رفتہ سرمایہ د
مغرب سے دور ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ ۱۹۵۶
مصر کی جانب سے نہر سویز کو قومی ملکیت میں لین
کے اعلان پر جب امریکہ کی مدد سے اسرائیل، برطا
اور فرانس نے مل کر مصر کے خلاف جارحانہ فوجی
کی تو اس وقت روس اور دوسرے سوشلسٹ ملک
نے مصر کا ساتھ دیا۔ اور اس سے مصر اور دوسر
سوشلسٹ ملک قریب آگئے۔ اور اسی قدر
ملکوں سے مصر دور ہوتا گیا۔ صدر ناصر کو اپنے اق

کے پورے عرصے میں داخلی اور بیرونی رجعت پرستی کے سخت دباؤ، مزاحمت اور تخریب کاری کا مسلسل سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ ان رجعت پرست قوتوں نے ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ کے وقت صدر ناصر کی مقبولیت اور اثر کو ختم کرنے کے لئے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اسرائیلی جارحیت کے سامنے مصر کو بے بس بنا کر رکھ دیا۔ لیکن اس غدارانہ اقدام کے ذریعہ صدر ناصر کو اقتدار سے ہٹانے کی رجعت پرستانہ اور وطن دشمن آرزو پوری نہیں ہوئی۔

۱۹۷۰ء میں دنیائے عرب کا یہ عظیم فرزند جمال ناصر موت کی آغوش میں ہمیشہ کے لئے سو گیا۔ اور جناب انوار السادات ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ جناب سادات کو اقتدار کے ساتھ جو مسائل ورثے میں ملے ان کی نوعیت سیاسی بھی تھی، معاشی اور فوجی بھی۔ انہیں جہاں صدر ناصر کی حاصل کی ہوئی کامیابیوں کو مستحکم کرنا اور انہیں آگے بڑھانا تھا۔ وہاں ان دشواریوں پر بھی قابو پانا تھا جو اسرائیلی جارحیت سے پیدا ہوئی تھیں۔ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے صدر سادات نے ایک نئی پالیسی اختیار کی۔ جسے انہوں نے "کھلے دروازوں" کی پالیسی کا نام دیا۔ اپنی اس پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس پالیسی کا مقصد "درآمدی" سوشلزم سے چھٹکارا پانے اور "یک طرفی" خارجہ پالیسی یعنی صرف سوشلسٹ ملکوں سے تعاون کی حکمت عملی ترک کرکے مغربی ملکوں کے ساتھ تعاون کو فروغ دینا اور ملکی معیشت میں ریاستی شعبے کی ترقی پر زور دینے کی بجائے نجی شعبے کو فروغ دینا اور غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔

صدر سادات کی اس کھلے دروازوں کی پالیسی کو ان لوگوں کی حمایت حاصل تھی جو ملک میں نجی شعبے اور سرمایہ دارانہ ارتقاء اور مغربی ملکوں کے ساتھ قریبی تعاون کے حق میں تھے۔ تاہم حکمران جماعت عرب سوشلسٹ یونین کا بایاں بازو اس پالیسی کو مضر سمجھتا تھا اس بائیں بازو کی متوقع مزاحمت کو روکنے کے لئے نائب صدر علی صابری اور ان کے حامیوں کو گرفتار کرنا پڑا۔ ان گرفتاریوں سے یہ فائدہ ہوا کہ صدر سادات آسانی کے ساتھ اپنی نئی پالیسی پر عمل درآمد کرنے لگے۔

صدر سادات کی نئی پالیسی پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار الاہرام نے لکھا تھا کہ اس پالیسی سے "سرمایہ دار ایسے فوائد حاصل کرنے والے ہیں جن کی بنیاد پر وہ انقلاب سے پہلے کی طرح ایک حکمران طبقہ بن جائیں گے۔" اس تبصرے اور ایسے ہی دوسرے تبصروں کے تنقیدی لہجے نے صدر سادات کو مجبور کیا کہ وہ صدر ناصر کے قریبی دوست حسنین ہیکل کو الاہرام کی مدیری سے علیحدہ کریں۔ اور ان کی جگہ امین برادران کو جنہیں صدر ناصر نے امریکی سی آئی اے کے لئے کام کرنے کے جرم میں سزا دی تھی۔ الاہرام اور الاخبار جیسے بااثر اخباروں کے مدیر بنا دیں۔ ان دونوں بھائیوں نے الاہرام اور الاخبار کی ادارت سنبھالنے کے بعد صدر ناصر کی کردار کشی کی ایک بڑی مہم شروع کی اور روس کو مشرق وسطےٰ کے تنازعے کا ذمہ دار قرار دیا۔ تاکہ صدر ناصر کے افکار اور روس کا اثر نئی مصری پالیسی کی راہ میں مزاحم نہ ہوں۔ یہ صحیح ہے کہ صدر سادات کی کھلے دروازوں کی پالیسی کو مصری بورژوازی اور بڑے زمینداروں کے علاوہ عوام کے ایک بڑے حصے کی حمایت حاصل تھی۔ عوام کا یہ طبقہ سمجھتا تھا کہ صدر سادات کی نئی پالیسی ممکن ہے مصر کو ان معاشی مشکلات سے نکال لے جائے گی۔ جس میں وہ اسرائیل کی جارحیت اور مسلسل حالت جنگ کی وجہ سے پھنس گیا تھا۔

اپنی نئی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے صدر سادات نے ایسے تمام قوانین منسوخ کر دیئے۔ جن کے ذریعہ نجی سرمایہ اور بڑے سرمایہ داروں کی معاشی سرگرمیوں کو محدود کیا گیا تھا اور بیرونی اجارہ داریوں پر پابندی لگائی گئی تھی۔ ان قوانین کی تنسیخ کے بعد نجی سرمایہ کاری کو ملکی معیشت میں پھر سے سرگرم ہونے کی اجازت دے دی گئی اور بہت سی غیر ملکی اجارہ داریوں کو مصر میں سرمایہ لگانے اور منافع باہر لے جانے کی اجازت مل گئی۔ رفتہ رفتہ ریاستی شعبے میں بھی نجی شعبے کا عمل دخل بڑھ گیا اور سرمایہ داروں نے اس عوامی شعبے سے بھی دولت کمانی شروع کی اور جلد ہی بے اور پاشا قسم کے امراء کے ساتھ ساتھ نو دولتیوں کا ایک نیا طبقہ تیزی کے ساتھ مصری سماج میں ابھرنے لگا۔ ان بحال شدہ امراء اور نئے دولت مندوں نے جیسا کہ ان کا وطیرہ ہوتا ہے۔ ذخیرہ اندوزی، چور بازاری، اسمگلنگ اور سٹہ بازی کا کالا کاروبار شروع کیا۔ یہاں تک کہ ایک مختصر عرصے میں وہ اتنے مضبوط ہوگئے ہیں کہ مصر کی سیاسی زندگی میں بھی ان کا عمل دخل بڑھ گیا اور انہوں نے اپنی سیاسی سرگرمیوں اور ملک کے اقتدار میں حصہ پانے کا قانون منظور کروا لیا ہے۔ اس غرض سے ایک قانون کے ذریعہ صدر سادات نے مصر کی حکمران اور واحد سیاسی جماعت عرب سوشلسٹ یونین کو چار مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ان میں سے ایک حصہ انہی مغرب نواز سرمایہ داروں اور سابق امراء کا ترجمان ہے۔ جو صدر سادات کے پارلیمانی گروپ کا حامی ہے۔ عرب سوشلسٹ یونین کی تقسیم سے قانون بدر دائیں بازو کی جماعت اخوان المسلمون کو بھی پھر سے سرگرم ہونے کا موقع مل گیا ہے۔ امراء، سرمایہ داروں اور اخوان المسلمون کی بحالی میں امریکہ اور دوسرے مغربی ملکوں کے ساتھ مصر کے بڑھتے ہوئے روابط سے بھی مدد ملی۔

صدر سادات نے اس نئی پالیسی کے تحت امریکہ کے ایماء پر دوسرے عرب ملکوں کو چھوڑ کر اکیلے اسرائیل کے ساتھ سینائی کا سمجھوتہ کیا اور امریکہ کو صحرائے سینائی میں جاسوسی اڈے قائم کرنے کی اجازت دے دی۔

ان تمام اقدامات سے صدر سادات کا مقصد یہ تھا کہ مختلف مغربی ملکوں امریکہ اور سعودی عرب، قطر اور متحدہ عرب امارات سے مالی امداد حاصل ہو جائے گی اور تیزی کے ساتھ معاشی مشکلات پر قابو پایا جا سکے گا۔ چنانچہ اسی توقع پر گذشتہ سالوں میں صدر سادات نے بیرونی سرمایہ کاری کے تین سو منصوبوں کی منظوری دے دی تھی۔ مگر ابھی تک یہ توقعات پوری نہیں ہوئی ہیں۔ اور ان بیرونی ملکوں نے ان تین سو میں سے صرف تیس منصوبوں کے لئے امداد دی ہے۔ جس کی مجموعی مالیت ۹ کروڑ مصری پونڈ سے زیادہ نہیں ہے۔

اس مایوس کن صورت حال سے مجبور ہو کر انہوں نے گذشتہ دنوں اشیاء صرف کی قیمتوں میں اضافے کا اعلان کیا تھا۔ اس اعلان کے مطابق آٹے کی قیمت میں سو فیصد اور گھروں میں استعمال کی جانے والی گیس کی قیمت میں ۴۵ فیصد اضافے کی تجویز بھی شامل تھی۔ قیمتوں میں اضافے کے اعلان کی سب سے پہلے

مزدوروں نے مخالفت کی اور مصر کی لیبر فیڈریشن نے ایک اخباری بیان میں اس اعلان کو واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ لیبر فیڈریشن کے اس بیان کی اشاعت کے بعد نائب صدر محمد وح سالم نے مزدور لیڈروں کو بلایا اور ان سے کہا کہ وہ اپنا بیان واپس لیں اور سرکاری اعلان کی حمایت کر کے حکومت کے ساتھ تعاون کریں۔ اس طرح حکومت کے درمیان ٹھنی اور زیادہ بڑھی جس کی وجہ سے ملک میں ہونے والے پرامن مظاہرے، بلووں کی صورت اختیار کر گئے۔ جن سے نمٹنے کے لئے حکومت کو فوجی طاقت استعمال کرنی پڑی اور ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کرنا پڑا۔

کیا ہوگا؟

مصنف اختر کاشمیری

مرتب: نجیبہ اصغر

قیمت ۳ روپے

اگر آپ جاننا چاہتے ہیں کہ انتخابات ہیں اور انتخابات کے بعد کیا ہوگا؟ ٭ پاکستان قومی اتحاد کے رہنما کیا چاہتے ہیں؟

تو آج ہی مولانا مفتی محمود، مولانا مودودی، ائرمارشل اصغر خان، نوابزادہ نصر اللہ خان، شاہ احمد نورانی، میاں طفیل محمد رفیق احمد باجوہ اور دیگر قومی رہنماؤں کے دلی راز کتاب

"کیا ہوگا؟" میں ملاحظہ فرمایئے۔

اگر قریبی بک سٹال سے نہ ملے تو براہ راست طلب کیجئے

مینجر ادارہ افکار آزاد ۵۵/ا ایس سنت نگر لاہور

اعتذار

انتخابی مصروفیات کے باعث گذشتہ ہفتہ سے پرچہ تاخیر سے شائع ہورہا ہے ایجنٹ حضرات اور قارئین کرام معاف فرمائیں۔

(ادارہ)

چٹ پر سُرخ نشان

چندہ ختم ہونے کی علامت ہے

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

ایک جائزہ

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس گذشتہ دنوں ختم ہوگیا۔ اس اجلاس میں دنیا کے ۱۴۷ ملکوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس طرح اقوام متحدہ کے رکن ملکوں کی تعداد میں گذشتہ سال کے مقابلہ تین ملکوں کا مزید اضافہ ہوگیا۔ ان ملکوں میں نو آزاد انگولا، مغربی ساموا اور سیشلز شامل ہیں۔ اس طرح دیکھا جائے تو اقوام متحدہ کے قیام سے اب تک اس کے ارکان کی تعداد میں تین گنا اضافہ ہوگیا ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ بین الاقوامی معاملات میں اقوام متحدہ کا کردار بڑھ گیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاس مختلف عالمی معاملات میں بین اقوامی برادری کے درمیان تعاون کو فروغ دینے بین الاقوامی کشیدگی کو کم کرنے اور عالمی امن کو استحکام بخشنے میں بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا حالیہ اجلاس ایک اہم عالمی واقعہ تھا۔ یہ اجلاس ایک ایسے موقع پر ہوا۔ جب بین الاقوامی کشیدگی میں مسلسل کمی آ رہی ہے۔ اس عمل کو اس اجلاس نے مزید آگے بڑھایا ہے۔

دوسرے اجلاسوں کی طرح اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اس اجلاس میں بھی بین الاقوامی اہمیت کے حامل بہت سے سیاسی، معاشی اور تہذیبی مسائل پر غور کیا گیا۔ ان تمام مسائل میں سے تخفیف اسلحہ کے مسئلہ پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اور روس اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کی جانب سے تخفیف اسلحہ کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک عالمی کانفرنس بلانے کی تجویز اتفاق رائے سے منظور کر لی گئی اور اس طرح اسلحہ کی دوڑ کو ختم کر کے بین اقوامی معاملات میں طاقت کے استعمال سے گریز اور پرامن بقائے باہمی کے اصول پر عمل کرنے کے اصول کی ایک بار پھر حمایت کی گئی جس سے مئی جون ۱۹۷۸ میں تخفیف اسلحہ کے سوال پر غور کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا خصوصی اجلاس بلانے کی رو سے تجویز منظور کرنے میں مدد ملی۔

اس اجلاس میں دنیا کے معاشی مسائل پر بھی توجہ دی گئی۔ اس مسئلہ پر بحث کے دوران یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آئی کہ تیسری دنیا اور سوشلسٹ ملک کا موقف اس مسئلہ کے حل پر بڑی حد تک ملتا جلتا ہے۔ اس ضمن میں ویتنام نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ تا جیسا کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اکتیسویں اجلاس کی قراردادوں میں کہا گیا ہے، اب بھی دنیا کے بہت سے ملک اور قومیں بیرونی جارحیت کا شکار ہیں اور تیسری دنیا کی معاشی خود مختاری کی جدوجہد کی راہ میں نسل پرستی، نسلی امتیاز، استعماریت اور نو استعماریت سب سے بڑی رکاوٹیں ہیں۔ یہی رکاوٹیں دراصل بین الاقوامی سلامتی اور امن کے لئے بھی خطرہ ہیں۔

ویت نام امریکہ کی مخالفت کی وجہ سے اس سال بھی اقوام متحدہ کا رکن نہیں بن سکا۔ اور ہند چینی کا ایک اہم ملک جو جنوب مشرقی ایشیا میں قیام امن کی کوششوں میں بڑا اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ایک قلیل عرصے میں جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حال کو بہتر بنانے میں موثر کردار ادا کیا ہے۔

اس اجلاس میں مشرق وسطے کی صورت حال کو بہتر بنانے اور تنازعے کے سیاسی تصفیے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس طرح جنوبی افریقہ اور روڈیشیا کی نسل پرست حکومتوں کی ظالمانہ پالیسیوں کی مذمت کی گئی اور اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ اور امریکہ کی شدید مخالفت کے باوجود چلی میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی مذمت کی گئی۔ اس قرارداد کی امریکہ کی طرف سے مخالفت کی وجہ سمجھ میں آنے والی بات ہے۔ کیونکہ چلی کی پنوشیت فسطائی حکومت جو کچھ کر رہی ہے اور امریکہ کی مدد اور حمایت حاصل ہے۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اکتیسویں اجلاس نے تخفیف اسلحہ اور نو استعماریت اور نسلی امتیاز کے خلاف قوموں کی جدوجہد اور ایک نئے عالمی اقتصادی نظام کے قیام کے لئے ترقی پذیر ملکوں کی جدوجہد کو آگے بڑھایا ہے۔ اور یہ بات عیاں ہوگئی ہے کہ اقوام متحدہ ایک بین الاقوامی تنظیم کی حیثیت سے قومی آزادی کی کامیابی، بین الاقوامی امن اور سلامتی کے استحکام اور قوموں کے درمیان

رپورٹنگ:

سرکولیشن منیجر کے قلم

پیپلز پارٹی بلا مقابلہ الیکشن جیت کر بھی ہار گئی

جمعیت علمائے اسلام صوبہ سندھ کے ناظم اعلیٰ جناب مولانا نور محمد کو الیکشن میں حصہ لینے کی پاداش میں کاغذات نامزدگی داخل کروانے سے لے کر اپیل منظور ہونے تک جن مصعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے

گذشتہ دنوں جب میں نے ضلع رحیم یار خان کا دورہ کیا تو حضرت درخواستی مدظلہ کے مدرسہ مخزن العلوم خانپور میں قیام کیا۔ مدرسہ کے ناظم مولانا محمد احمد ہیں۔ جن کا تعلق سجاول ضلع ٹھٹھہ (سندھ) سے ہے۔ جن دنوں مولانا نور محمد کو سجاول کی قومی اسمبلی سے انتخاب لڑنے کی ہدایت کی گئی۔ وہ ناظم مدرسہ ہذا وہاں پر موجود تھے۔ اور مولانا نور محمد صاحب کو جن حالات سے دوچار ہونا پڑا ان سے انہوں نے مجھے آگاہ کیا۔ جو کہ نذر قارئین ہے،

بھٹو صاحب کے آزادانہ الیکشن کرانے کی قلعی اس وقت کھل کر سامنے آگئی جب ۱۹ اور ۲۱ جنوری کو قومی اور صوبائی اسمبلی کے لئے اتحاد کے نامزد امیدواروں نے اپنے کاغذات داخل کروائے۔ حکمران پارٹی نے شروع میں تو یہ کوشش کی کہ اکثر مقامات پر پاکستان قومی اتحاد کے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی داخل ہی نہ ہونے دیئے جائیں اور کچھ امیدواروں کو جانچ پڑتال کے دن ریٹرننگ آفیسرز نے حکومت کے ایما پر انتخاب سے نااہل قرار دلوایا۔ اور یہ سلسلہ پشاور سے کراچی تک دہرایا گیا۔

اور یہ سب کچھ قارئین اخبارات میں پڑھ چکے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں وہ تفاصیل بیان کی جاتی ہے۔ جو مولانا نور محمد ناظم اعلےٰ جمعیت علماء اسلام کو پاکستان قومی اتحاد کے ٹکٹ سجاول ٹھٹھہ کی قومی اسمبلی کی نشست کے سلسلہ میں پیش آئیں۔

مولانا نور محمد صاحب کو جب پاکستان قومی اتحاد کی طرف سے قومی اسمبلی سجاول ٹھٹھہ کے لئے الیکشن میں حصہ لینے کے لئے کہا گیا تو مولانا نے ۱۹ جنوری کو ٹھٹھہ (کاغذات نامزدگی کے لئے ٹھٹھہ جانا تھا) جا کر کرانے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ دوسری طرف مولانا کے حریف پیپلز پارٹی کے نامزد امیدوار یوسف چانڈیو ہیں۔ اس نے انتظامیہ سے مل کر مولانا کو ریٹرننگ آفیسر کے ہاں پہنچنے سے پہلے ہی اغوا کا پروگرام بنایا۔

مولانا اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ۱۹ جنوری کو علی الصبح بذریعہ بس ٹھٹھہ کے لئے روانہ ہوئے پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے پولیس کے ذریعہ مولانا کو راستہ ہی میں اغوا کرنے کے لئے ناکہ بندی کر دی۔

سجاول اور ٹھٹھہ کا درمیانی فاصلہ ۱۶ میل ہے اور درمیان میں دریائے سندھ کا پل ہے۔ لیکن مولانا تو پیپلز پارٹی کے غنڈوں کا پولیس سے مل کر ناکہ بندی سے پہلے ہی ٹھٹھہ پہنچ چکے تھے۔ اس طرح انہیں پہلے مرحلے پر ناکامی ہوئی اور پہلا راؤنڈ مولانا کے حق میں رہا۔ اور مولانا نے کاغذات نامزدگی داخل کروانے تک کا مرحلہ بخیر و خوبی سرانجام پایا۔

اب حکمران پارٹی کے امیدوار نے انتظامیہ سے مل کر ایک اور منصوبہ بنایا۔ جس کے تحت مولانا کو الیکشن لڑنے کا نااہل قرار دیا جا سکے۔ اس پلان کے لئے مولانا کو محکمہ اوقاف کا تنخواہ دار ملازم ٹھہرانا تھا۔

۲۰ جنوری کی رات حکومت کے ایماء پر اسسٹنٹ کمشنر سجاول نے تحصیل دار کو یہ حکم صادر فرمایا کہ مولانا کے مدرسہ کا تمام ریکارڈ اٹھا کر لے آئیں۔ جب تحصیل دار مدرسہ پہنچا تو اتفاق سے مولانا وہاں پر موجود نہ تھے۔ انہوں نے مدرسین سے ریکارڈ والے کمرے کی چابیاں دریافت کیں۔ پہلے تو انہوں نے ٹال مٹول سے کام لیا لیکن جب وہ کمرے کا تالا توڑنے لگے تو انہوں نے تالا کھول دیا۔ تحصیل دار ریکارڈ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس لے گئے۔ ریکارڈ سے معلوم ہوا تو مولانا اوقاف کے ملازم ثابت نہیں ہوتے تھے۔ صرف محکمہ اوقاف کی طرف تھوڑا سا فنڈ مدرسہ کو ملا تھا۔ مولانا کو اوقاف کا ملازم ثابت کرنے کے لئے ایک جعلی سرٹیفکیٹ بنایا اور مولانا کو محکمہ اوقاف کا ملازم ظاہر کر کے الیکشن لڑنے سے نااہل قرار دیئے جانے کا سامان مہیا کیا۔

۲۱ جنوری کو قومی اسمبلی کے کاغذات کی جانچ پڑتال کا دن تھا۔ مولانا کے حریف نے پروگرام کے مطابق ریٹرننگ آفیسر ٹھٹھہ کو معہ جعلی سرٹیفکیٹ درخواست دی کہ مولانا اوقاف کے ملازم ہیں لہذا انہیں الیکشن سے نااہل قرار دیا جائے۔ ریٹرننگ آفیسر مرتا کیا نہ کرتا۔

"حکم حاکم مرگ مناجات"

اور مولانا الیکشن لڑنے سے نااہل قرار دے دیئے گئے۔

مولانا اسی پریشانی میں کمرہ عدالت سے باہر

آئے تاکہ ساتھیوں سے مشورہ کر سکیں۔ لیکن جوں ہی باہر آئے تو قانون کی محافظ پولیس نے مولانا کو حراست میں لے کر گاڑی میں بٹھایا اور ٹھٹھ شہر سے باہر والی محصول چونگی تک لے آئے۔ دوسری کار میں مولانا کے تائید کنندگان جناب حاجی محمد عمر اور عبدالرزاق صاحبان کو لا کر مولانا کے ساتھ کار میں ڈال دیا۔ اور انہوں سرکاری مہمان کی حیثیت سے نامعلوم منزل کی طرف لے کر چل دیئے۔

اس کاروائی کے دوران حکومت کی تین گاڑیاں ملک میں آزادانہ الیکشن کرانے کے سلسلے میں نئے باب کا اضافہ کر رہی تھیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا جا رہا تھا تاکہ مولانا الیکشن کمیشن سے اپیل دائر نہ کر سکیں۔

مولانا اور ان کے ساتھیوں کے اغوا کی خبر ٹھٹھ سے سجاول تک پہنچ گئی۔ تمام ساتھیوں میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔

۲۲ جنوری کو سجاول کے لوگ ایک وفد کی صورت میں کراچی کے لئے روانہ ہوئے۔ کیونکہ اسی روز پاکستان قومی اتحاد کے سرکردہ قائدین کراچی تشریف لا رہے تھے۔ مفتی محمود صاحب سربراہ پاکستان قومی اتحاد کو مولانا سے متعلق تمام صورت حال سے آگاہ کیا۔ مولانا مفتی محمود نے دوسرے قائدین سے مشورہ کیا تو پروگرام یہ ٹھہرا کہ اس سلسلہ میں ۲۳ جنوری بروز اتوار ایک پریس کانفرنس بلائی جاتے۔ یہ خبر حکمران ٹولے کے کانوں تک پہنچ گئی۔ اس سے پہلے تمام ملک میں دیگر قومی اسمبلی کے امیدواروں کے اغوا کی خبریں گردش کر رہی تھیں۔ حکومت اس بات سے گھبرا گئی کہ اس نئی پریس کانفرنس میں ہو سکتا ہے غیر ملکی نمائندے بھی ہوں اس لئے مولانا کو رہا کرنے کے لئے ضلع ٹھٹھ کی انتظامیہ سے رابطہ قائم کیا گیا۔

دوسری طرف مولانا اور ساتھیوں کو دو دن اور دو راتیں مختلف نامعلوم مقامات پر رکھا گیا۔ یہ تمام کاروائی سجاول کے ڈی ایس پی، پیرزادہ کی نگرانی میں سرانجام پائی۔

۲۳ جنوری کو مولانا کو صبح چار بجے اٹھایا گیا اور چلنے کو کہا راستہ میں جیپ ایک کیچڑ میں پھنس گئی اور مولانا کو سخت سردی میں کیچڑ میں سے پیدل چلایا گیا تقریباً ۶ بجے صبح ٹھٹھ شہر سے باہر محصول چونگی پر مولانا کو رہا کر دیا گیا۔

مولانا ٹھٹھ سے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ سیدھے کراچی مولانا مفتی محمود صاحب کے پاس پہنچ گئے۔ اسی روز حکومت کی طرف سے یہ خبر بھی اخبارات میں چھپ گئی کہ مولانا حکومت کے پاس کسی جگہ بھی حراست میں نہیں ہیں۔

مولانا مفتی محمود صاحب کے مشورہ سے مولانا نے سندھ الیکشن کمیشن کو غلط الزام پر کاغذات مسترد کئے جانے اور زبردستی اغوا کی تفاصیل سے آگاہ کیا یوسف چانڈیو بھی اپنے وکیل کے ہمراہ سندھ الیکشن کمشنر عبدالحفیظ میمن کے ہاں مورخہ ۲۴ جنوری پیش ہوئے۔ مولانا کی طرف سے عبدالغفور ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔

مولانا کے وکیل نے مدرسہ کے سالقہ ریکارڈ (جو سجاول کی انتظامیہ کے اٹھائے جانے کے علاوہ مدرسہ میں بچ گیا تھا) اس میں سے ثابت کیا کہ مولانا اوقاف کے ملازم نہیں ہیں۔ ریکارڈ سے صاف ظاہر تھا کہ مدرسہ ایک خود کفیل دینی ادارہ ہے جو کہ علاقہ کے ساتھیوں کے تعاون سے چل رہا ہے۔

جناب جسٹس نے فریق مخالف سے یہ سوال کیا کہ کیا مولانا غلط بیانی سے کام لے سکتے ہیں تو اس سلسلہ میں حریف وکیل کی زبان گنگ ہو کر رہ گئی۔ سچ سچ ہوتا ہے جھوٹ جھوٹ ہے۔

جناب جسٹس نے مولانا سے بھی دریافت کیا کہ مولانا آپ کو سیٹ کی کیا ضرورت ہے۔ مولانا نے شان بے نیازی سے کہا کہ ہم اپنی جماعت کے فیصلوں کے پابند ہیں ورنہ سیٹ کی خواہش نہ پہلے تھی اور نہ اب ہے لیکن ظلم کے خلاف ہم ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

آخری راؤنڈ بھی مولانا کے حق میں رہا۔ اور حکمران جماعت کو منہ کی کھانی پڑی۔

جب عدالت سے باہر نکلے تو وکیل صاحب نے اپنی فیس لینے سے بھی انکار کر دیا۔ اور یہ کہا کہ مولانا ہمارے لئے صرف دعا کریں۔

اس طرح حکمران پارٹی جیت کر بھی ہار گئی۔

"آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا"

بقیہ - اداریہ

بھاگتے بنے۔

نظر بظاہر ملک گیر سطح پر تشدد کی کارروائیوں کا سلسلہ حکمرانوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے اور پروگرام کے مطابق شروع کیا ہے، لیکن ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ حکومت خواہ کتنے ہی حربے استعمال کر لے اسے منہ کی کھانی پڑے گی۔ آخر میں ہم:

چیف الیکشن کمشنر صاحب

کی خدمت میں گذارش کریں گے کہ وہ اپنے اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے حکمران ٹولے کو ان نازیبا حرکتوں سے باز رکھیں جو نہ قوم کے مفاد میں ہیں نہ ملک کے اور نہ ہی ان کی اپنی ذات کے۔

آئندہ شمارے میں:

۱۔ پاکستان قومی اتحاد لاہور کے جلسہ کی رُوداد
۲۔ مولانا عبید اللہ انور سے تعارف
۳۔ بلوچستان میں پاکستان قومی اتحاد نے انتخاب کا بائیکاٹ کیوں کیا ــ؟
۴ پاکستان قومی اتحاد بلوچستان کے صدر محمد زمان خان اچکزئی سے ایک ملاقات
۵ پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ حضرت مولانا مفتی محمود کا انٹرویو۔
۶ سکھر کی سیاسی ڈائری۔
اور بہت سے مضامین۔

ایجنٹ حضرات

مطلوبہ تعداد سے

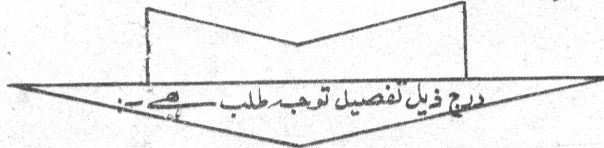
فوری مطلع کریں۔ (ادارہ)

فون نمبر: ۶۷۷۱۵

حلقہ نمبر ۶ این اے ۸۶ برائے قومی اسمبلی

امیدوار "پاکستان قومی اتحاد"

حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ



وارڈ نمبر ۳۴ - قلعہ گوجر سنگھ لاہور

ٹیور پارک، میکلوڈ روڈ، اسٹریلیا چوک، احاطہ راؤ شاہ، ریلوے گارڈ روم ایمپرس روڈ، مشن سٹریٹ، کالنز سٹریٹ، نکلسن روڈ، کچی آبادی، قلعہ گوجر سنگھ، دولت رام سٹریٹ نکلسن روڈ، فیروز سٹریٹ۔ مین بازار قلعہ گوجر سنگھ، فضل سٹریٹ مسلم روڈ، احاطہ حکیم عبدالقیوم، بڈھن سٹریٹ احاطہ سیال چند، عظیم سٹریٹ، احاطہ ڈپٹی سعید، عینور سٹریٹ، باجپت سٹریٹ، گلستان کالونی، نثار سکیم قذلباش روڈ، عبدالحکیم سٹریٹ، حکیم منزل کوارٹر ڈسٹرکٹ پولیس لائن، احاطہ پرنام سنگھ ارجن سٹریٹ، عزیز سٹریٹ، میلہ رام پارک، عبدالکریم روڈ کچی آبادی، میلہ رام پارک، ایبٹ روڈ، عبدالکریم روڈ، روشن گلی۔ گلی سیٹھاں، اقبال سٹریٹ، امرتسر سٹریٹ، احاطہ بیریاں والا، کشمیر روڈ ایجرٹن روڈ، احاطہ دھوبی، سرونٹ کوارٹرز فلیٹی ہوٹل۔

وارڈ نمبر ۳۴

بنک سکوائر، تار گھر، رتن باغ، نتھا رٹن روڈ لنک میکلوڈ روڈ، پٹیالہ گراؤنڈ، نیپیر روڈ، میو ہسپتال کوارٹرز، کالج ہوسٹل، نیلا گنبد، مولچند سٹریٹ، جامع اشرفیہ نیلا گنبد، کریم سٹریٹ ۱۶۔ مال روڈ، وائی ایم سی اے، نقی روڈ، چوک میو ہسپتال، دنیا ناتھ مینشن، گاندھی اسکوائر، ریلوے روڈ، گاندھی سٹریٹ، شیواجی سٹریٹ، اشوک سٹریٹ۔، چیمبرلائن روڈ، بھارت بلڈنگ، مسجد مائی لاڈو احاطہ کیشن کشور، بلٹن روڈ، مشین روڈ، گلی ۴ نسبت روڈ۔

وارڈ نمبر ۳۵ مشرقی گوالمنڈی

چیمبرلائن روڈ، گوبند رام سٹریٹ، کنہیا لال سٹریٹ، سہیل سنگھ سٹریٹ، منہا رام سٹریٹ ٹیگور سٹریٹ، نسبت روڈ، محمود منزل پرتاپ سنگھ سٹریٹ، نقول سٹریٹ، شملہ گلی، محلہ ڈنڈیگراں، محلہ گوالیاں، دیال سنگھ لائبریری، احاطہ گیجر والی دیال سنگھ سٹریٹ، پانڈو سٹریٹ، کچا نسبت روڈ راجہ اندر سٹریٹ، پونا سٹریٹ، ویشنو گلی۔ چوہان سٹریٹ، دنیا ناتھ بلڈنگ، سادھنا سٹریٹ سندر واس سٹریٹ، پانی پت سٹریٹ، منظر سٹریٹ احاطہ بیگم شریف

وارڈ نمبر ۳۶ شمالی گوالمنڈی

راجہ رام سٹریٹ، ناصر بلڈنگ، ریلوے روڈ امرت دھارا بلڈنگ، السعدی سٹریٹ، گورونانک سٹریٹ، مہابھارت سٹریٹ، رامائن سٹریٹ، رحمان سٹریٹ، احاطہ امیر علی شاہ، کشمیر ہوٹل چوک برف خانہ ریلوے روڈ، امیر محل، کھنہ بلڈنگ، عقب کھنہ بلڈنگ لاجپت رائے سٹریٹ، موتی سٹریٹ، کوچہ امراؤ سنگھ گیان سٹریٹ، رام بازار، پھول بلڈنگ مین بازار، دل محمد روڈ، چشتی بلڈنگ، دلکش بلڈنگ، جیون سٹریٹ، فلیمنگ روڈ، پرانی میوہ منڈی، شام گلی، بھاگوان بازار، نورتن سٹریٹ، کرشنا بازار، گندا انجن، کوچہ مکھورانی، کرشن بازار، گوردوارا سٹریٹ، فیروز سٹریٹ، بھارت سٹریٹ، خیراتی رام گلی، امیر علی شاعر روڈ، بھکام سٹریٹ، رام گھڑیال، بھائی بھبلہ، شاہ کنٹھ، تارا دیوی، لچھمن سٹریٹ، مین بازار گوالمنڈی، تھانہ بھاوڑی بازار گوالمنڈی، دوآبہ سٹریٹ کرشنا بازار، بھوبل سٹریٹ، کوچہ سید اسماعیل حسین شاہ، ارجن سٹریٹ۔

وارڈ نمبر ۳۷ شاہ ابوالمعالیؒ

فلیمنگ روڈ، کٹڑی حاجی ابراہیم، عزیز بلڈنگ حمید سٹریٹ چوک برف خانہ، عزیز سٹریٹ، پریم گلی ذوالفقار سٹریٹ، احاطہ عبدالعزیز، قریشی گلی، حیدر سٹریٹ، معراج سٹریٹ، رحمان سٹریٹ، بدر سٹریٹ، زبیر سٹریٹ، حیم سٹریٹ، احاطہ الف نان، کٹڑی ولی اللہ، احاطہ بوہڑ والا، جامعہ سٹریٹ فلیمنگ روڈ، سادات سٹریٹ میکلوڈ روڈ، تکیہ اڑھی سائیں، فتح محمد روڈ، عقب شاہ ابوالمعالیؒ کٹڑی حاجی نواب دین، کٹڑی سید ممتاز حسین، جمیل گیسٹ ہاؤس، علی محمد سٹریٹ، کٹڑی پیر جعفر شاہ، احاطہ اقبال بیگم، گیان چند بلڈنگ، نسبت روڈ۔

رتن سینما، نواز شش علی روڈ، کٹڑی بشیر ہوٹل والا کوچہ عبدالصمد، فیروز گیٹ ہاؤس، دل محمد روڈ، کوارٹر دیال سنگھ کالج، سلطان بلڈنگ، امیر شاہ بلڈنگ، سلیمان بلڈنگ، ریاض سٹریٹ، احاطہ صادق شاہ، دل شاد سٹریٹ، غلام حسین سٹریٹ، مظفر راج گلی، ولی سٹریٹ، عباس گلی، پریم گلی. محلہ شیخاں، باغ میاں رانجھا، محلہ چشتیاں، جھگیاں پاتھی گراؤنڈ۔ کوارٹر گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ سٹاف، ہوسٹل بی پی آئی ریلوے روڈ، چوک دالگراں، آسٹریلیا بلڈنگ، رشی بھون ریلوے پولیس لائن، چراغ سٹریٹ میکلوڈ روڈ، اقبال سٹریٹ احاطہ چوہڑ سٹ، بندگی لاہور، احاطہ سری رام، اندرون لکشمی بلڈنگ، ست دات سٹریٹ، منٹگمری روڈ ایبٹ روڈ، میٹروپول سینما، منٹگمری پارک شمالی و جنوبی، مبارک مسجد قلعہ گوجر سنگھ، عبدالکریم روڈ ستار سٹریٹ مین بازار قلعہ گوجر سنگھ، بلڈنگ سٹریٹ، احاطہ عنایت شاہ احاطہ چوہدری کبشن عبدالکریم سٹریٹ چوہدری سٹریٹ، شفیع سٹریٹ نور گلی، محمد دین سٹریٹ، سر شام سٹریٹ خوشی سٹریٹ، بھشم سٹریٹ، لال چوک، رتن سٹریٹ، عباسی منزل امرت پارک، گوبند سٹریٹ رحمانیہ سٹریٹ، اریا مندر۔

وارڈ نمبر ۳۸ لنڈا بازار

بیرون سرائے سلطان، کسان سٹریٹ، جھگیاں چاہ میرو باغ، کوارٹر پولی ٹیکنک کالج ریلوے روڈ، جنوبی گیٹ سرائے سلطان، مشرقی گیٹ سرائے سلطان شہید گنج، لنڈا بازار، احاطہ حاجی بلو، احاطہ کرپا رام احاطہ میاں سلطان، مندر مول چند نولکھا بازار، مول چند روڈ، کٹڑی آغا تراب خان، چوک نولکھا بازار اعتماد سٹریٹ، اجمل سٹریٹ، محلہ دارالشکوہ صدیقی سٹریٹ، حسینی سٹریٹ، کٹڑی منور خان سرکلر روڈ، احاطہ اسلم خان، کٹڑی مختار جمعدار کٹڑی ملک لال دین قیصر محلہ چینگڑ، کٹڑی مائی گوندی صدیق، فروٹ مارکیٹ، پیر بہار سٹریٹ کٹڑی برہمن داس۔ سرکلر روڈ۔ بیرون یکی گیٹ پولیس کوارٹر کوتوالی سرکلر روڈ، احاطہ شیخ لطیف انسنت نگر، لنڈا بازار، احاطہ بلاقی شاہ، احاطہ

ڈپٹی کٹڑی ارجن داس، درگاہ رسول شاہیاں بلڈنگ شیخ گلاب دین کاٹھیاں والا بازار سرکلر روڈ بیرون دہلی گیٹ، چراغ سٹریٹ۔ پنجاب کلاتھ مارکیٹ، احاطہ سیٹھ دین محمد سرکلر روڈ، فیروز سٹریٹ، وطن بلڈنگ، سرکلر روڈ بیرون اکبری گیٹ۔

وارڈ نمبر ۳۹ رام گلی

سرکلر روڈ، احاطہ غلام محی الدین، کسان بلڈنگ احاطہ برکت علی، کٹڑی شیخ مولا بخش، نقشہ بندی گلی، احاطہ محمد اشرف، اکھاڑہ بوٹا مل، مسلم سٹریٹ بالمقابل مسلم ہائی سکول، میراں بخش بلڈنگ، جامع سٹریٹ، محلہ احمد بلڈنگ، احمدیہ بلڈنگ برانڈرتھ روڈ، جامعہ احمدیہ سٹریٹ، رام گلی ۱، کھنہ سٹریٹ، رام گلی نمبر ۲، رام گلی مین بازار، رام گلی نمبر ۵۔ دلیپ سٹریٹ، ارجن سٹریٹ، رام گلی نمبر ۷، ولایت حسین بلڈنگ، راجہ رام بلڈنگ یعقوب سٹریٹ، ستیارام بلڈنگ ریلوے گیس کالونی، چوک دالگراں، عنایت منزل، احسن نور سٹریٹ۔

وارڈ نمبر ۴۰ سبزی منڈی

پریم گلی نمبر ۴، ۸، ۹، ۱۳، ۱۲، ۱۶، ۵، ۱۰، ۱۸، ۱۹، دل محمد روڈ، ریلوے روڈ، گلی دیوان چند، کوارٹر اسلامیہ کالج ریلوے روڈ، چوک برف خانہ، عظیم سٹریٹ برانڈرتھ روڈ، کراؤن ہوٹل، اسلامیہ سٹریٹ بل روڈ، بل روڈ، احاطہ ملک ہیرا، محمڈن ہال، نیمنگ روڈ کوٹھی ڈپٹی برکت علی سرکلر روڈ، طویلہ نواب برکت علی، برکت علی روڈ، بیرون موچی گیٹ، کٹڑی ڈپٹی برکت علی، تکیہ کھوتیاں والا، احاطہ نواب صاحب کٹڑی اللہ جوایا، باغ ڈپٹی برکت علی، غالب روڈ، کٹڑی ولایت علی، خالصہ سٹریٹ، احاطہ ارتھل کوارٹر ایس ایم لیبر فلڈ ہل، حسین سٹریٹ، گوالمنڈی ریلوے روڈ، قادر سٹریٹ، چیمبر لائن روڈ، احاطہ حاجی قادر بخش، پرانی میوہ منڈی لکشمی رام سٹریٹ۔

وارڈ نمبر ۴۱ میو ہسپتال

تکیہ مراثیاں، چیمبرلین روڈ، سرکلر روڈ، گورو ارجن نگر، پرانی میوہ منڈی، اندرون اڈہ سرکلر روڈ، مہتاب سٹ سٹریٹ، گھاس منڈی، بیرون شاہ عالمی، مدرسہ مرکزی تجوید القرآن، احاطہ عبدالستار کرشنا گلی ۳۰،۲۷، گوال منڈی، ریلوے روڈ بالمقابل پنجاب مسلم ہوٹل گوال منڈی، کرشنا گلی، نمبر ۴، ۵، ۶، مہاشیر سٹریٹ، ریلوے روڈ، بھگوان داس بلڈنگ، بیرون شاہ عالم گیٹ سرائے رتن چند، نیلہ مندر سرکلر روڈ، تیلہ مندر، ایبک روڈ، ہسپتال روڈ، جالندھر سودیشی ہاؤس احاطہ دیوان چند، لال چند سٹریٹ، مسجد سلطان قطب الدین، دیوان چند سٹریٹ، پریم سماج مندر سرائے بنی لال، لکشمی نرائن سٹریٹ، دولت رام بلڈنگ، دہلی مسلم ہوٹل، میو ہسپتال، ایوننگ روڈ احاطہ بیجاحل، دھنی رام روڈ، ابراہیم سٹریٹ، مندر مجھو لے لال، عنایت سٹریٹ، دیو سماج بلڈنگ عالمگیر سٹریٹ، ڈیلدار روڈ، فیاض دین سٹریٹ عبدالرحیم خان روڈ، خورشید مارکیٹ، بیجا ناتھ سٹریٹ، کوچہ پیر بخش، رحمت مارکیٹ

وارڈ نمبر ۴۲ چینگڑ محلہ انارکلی

لاء کالج کوارٹرز، سینٹ فرانسس سکول بلڈنگ کچہری روڈ، پولیس سرجن بلڈنگ، کوارٹر یونیورسٹی، جہان محمد روڈ، آبکاری روڈ، مندر والی گلی، کوچہ حیات گنج، تکیہ املی والا، رحمت اللہ سٹریٹ، رادھے شام سٹریٹ، ناتھیچی بلڈنگ احاطہ جوتا سنگھ، پریس مارکیٹ، خانم بازار بخشی مارکیٹ، گنپت روڈ، بنگالی گلی، احاطہ لالو سٹ، رحمان سٹریٹ، پیسہ اخبار، شادی لال احاطہ، کیپٹل سٹریٹ، چھوٹی لال کیپٹل پارک، احاطہ ابراہیم پہلوان، کبیر سٹریٹ، احاطہ مہر سنگھ احاطہ حکم چند، نیو پاری محلہ، محلہ کھرا سیاں، کھرا سیاں سٹریٹ، املی والا تکیہ، چیلیا ڈیرہ، فیروز دین سٹریٹ خیر دین سٹریٹ، بیری والی گلی، چینگڑ محلہ، ملبا دھر احاطہ ہیرا سنگھ، کوچہ سلطانی، چرچ روڈ، احاطہ غلام رسول، حق سٹریٹ اردو بازار، موہن لال روڈ

قذافی سٹریٹ ، احاطہ ترلوک چند ، نگار سینما سرکلر روڈ ۔ بیرون موری دروازہ ، بیرون بھاٹی گیٹ ، ہر بھجن داس ، بجنتی سٹریٹ ، مچھلی منڈی ، غربی سٹریٹ ، غزنی سٹریٹ ، مارتھ سٹریٹ ، ڈے اے وی ہوسٹل ، لوئر مال ، کورٹ سٹریٹ ، خالصہ ہوسٹل سنت نگر مینڈر ہوسٹل ، دیو کالج روڈ ، ڈی اے وی ہوسٹل نمبر ۱ ۔

وارڈ نمبر ۴۹ چوک وزیر خان

محلہ گگے زئیاں ، کشمیری بازار چوک الٰہی بخش کوچہ کوٹھی داراں ، اعظم مارکیٹ ، گلی میاں سراج دین گلی میاں سلطان ، دہلی گیٹ ، چوہٹہ قاضی اللہ داد ، محلہ ایلوں والا ، محلہ نوگھرہ ، گنج لال ، محلّہ نوگزہ ۔

خانقاہ سربلند ، محلہ چوہدریاں ، محلہ شیخ وساون ، اللہ جوایہ ، کوچہ شنکر ناتھ ، محلہ ملک حسین بخش ، پیر رمضان شاہ ، کوچہ ڈپٹی دین محمد ، محلّہ گگے زئیاں کوچہ حسین بخش ، محلہ خرادیاں ، چوک مسجد وزیر خان گوندی والی گلی ، کوچہ کاٹھواں ، مسجد وزیر خان حجرہ نمبر ۲۱

وارڈ نمبر ۵۰ لائن سبحان خان

کوچہ بزرگ شاہ ، راؤ شیلیاں ، شیرانوالہ گیٹ (اندرون) خضری گلی ، محلہ خاک رویاں ، چونی منڈی بنگلہ ایوب شاہ ، کوچہ منشی کریم بخش ، محلہ راجپوتاں ، کشمیری گیٹ ، مسجد مولانا احمد علی رح ، لائن سبحان خان ، شہری بادا ، حویلی شاہ زمان نوگھرہ ، نم والی کٹڑی ، اندرون دہلی گیٹ ، کٹڑی غلام محمد ، کوچہ قصاباں ، اندرون یکی گیٹ ، کوچہ چوہدری محمد صدیق ، کوچہ ڈپٹی عالم شاہ ، کٹڑی مالی تیلی ، محلہ غبارچیاں ، محلہ درزیاں کوچہ میاں سلطان ، کوچہ تیلیاں ، کوچہ کندراواں چوہٹہ قاضی اللہ داد ، کوچہ چرخ گراں ، کوچہ حاجی اسلم ، کٹڑی جوالہ سنگھ ، محلہ بھٹیراں ، گلی گھنگھرو سازاں ، کٹڑی ڈاکٹر فخر الدین ، پنڈالہ وہڑہ ، کوچہ بوئے شاہ ، حویلی اہلو والی ، کٹڑی خیر دین ، اندرون شیرانوالہ گیٹ ، بازار نوگھرہ ، کٹڑی بیجا رام کوچہ میاں غوث ، کٹڑی شیخ عزیز دین ، اندرون یکی گیٹ ، گلی مشین والی کوچہ خیر دین ، کٹڑی راجہ نرسندرا ناتھ ، کوچہ غربیاں ، کوچہ حاجی پیر ، نواں محلہ ، کٹڑی سائیں مندرو والی ، کٹڑی ماسٹر سراج دین

تھانہ یکی گیٹ ۔

وارڈ نمبر ۵۱ اکبری منڈی

گلی حمام والی ، کوچہ نواب صاحب ، باغیچی محمود اندرون اکبری منڈی ، کٹڑی پوربیاں ، موچی دروازہ ، کوچہ گفت گراں ، لال کھوہ ، باغیچی صمدو ، گندا نالہ کٹڑہ بازار نوہریاں ، لال حویلی ، کوچہ خرادیاں ، محلہ نمدگران کوچہ بیج ناتھ ، مین بازار اندرون دہلی گیٹ ، کوچہ دائیدار علی شاہ تنگ بازار ، کوچہ پھول شاہ ، مین بازار اکبری منڈی ، مین بازار لال حویلی ، محلّہ نقاشاں ، چھوارہ گڑ منڈی ، کوچہ مولوی نور بخش ، نیویں کٹڑی ، حویلی مہراں ، محلہ سراجاں ، گندہ نالہ مارکیٹ ، ودل مارکیٹ شاہ محمد غوث ، شیر پنجاب ہوٹل ، تھیباں ہی بخش گجر ، کوارٹر کارپوریشن ۔

وارڈ ۵۲ چوک نواب صاحب

محلّہ گگے زئیاں ، چوہٹہ مفتی باقر ، کڑہ والی شاہ ، کٹڑی عبدالرشید ، لکڑ منڈی ، بازار نوریاں کھنگرو وہڑہ ، کوچہ ارائیاں ، اکبری منڈی ، کوچہ شیخ وساون ، لال کھوہ ، مغل حویلی ، گلی بندوق سازاں ، چوک نواب صاحب ، جنڈی ویڑہ ، محلّہ شیعاں ، محلہ پیر گیلانیاں ، کوچہ مائی آغاں ، نور گلی ، کھجور گلی ، کوچہ کشمیریاں ، تکیہ نواب صاحب ، محلہ ماشکیاں طویلہ نواب صاحب ، تکیہ سادھوں ، اچہل بیبیاں کوچہ درزیاں ، گندی گلی ، کٹڑہ ولی شاہ ، لکڑ منڈی۔

وارڈ نمبر ۵۳ شاہ عالم مارکیٹ

بیرون شاہ عالم مارکیٹ ، عینک محل ، پری محل ، پرائمری سکول مائی ماتاں ، کٹڑی تنوریاں ، پاپڑ منڈی محلہ گوپی چند ، گلی کشمیریاں ، کوچہ عبدالمجید ، اندھی حویلی کوچہ جوڑے موری ، کوچہ کرپا رام ، بازار جوڑے موری لال مسجد ، کوچہ شاہ حسن ، بازار صدا کاراں ، کوچہ نگارچیاں ، حویلی پتھراں والی ، اندرون موچی دروازہ کوچہ گنگھاں ، ٹل محلہ ، گلی موراں ، نیویں گلی ، محلہ نقارچیاں گوردوارہ ، سپی سنگھ ، محلّہ ہواگراں ، بازار کمان گراں ، محلہ شاہ حسین ، کوچہ تیرگراں پیپل وہڑہ کوچہ ارائیاں ، رنگ محل ، محلہ چغتیاں ، کوچہ لوہاراں قاضی خانہ ، گجر گلی ، نور گلی ، کٹڑی حافظ الٰہی بخش ۔

وارڈ نمبر ۵۴ ۔ رنگ محل

کوچہ تیراں ، محلہ موچی گیٹ ، کوچہ نواں گلی بیریاں ، محلّہ سہگل ، اندرون نیو شاہ عالم مارکیٹ ، محلّہ کمان گراں ، کٹڑی نادر شاہ ، پیپل وہڑہ ، بازار تیزابیاں ، کٹڑہ بنی رام ، کٹڑہ پنم والا ، سنہری مسجد ، کوچہ کوٹھی داراں ، کوچہ گھیاں ، سریاں والا بازار ، کوچہ چابک سواراں ، کٹڑہ رحمان شاہ ، کشمیری بازار حویلی میاں خان ، رنگ محل ، محلّہ پیر گیلانیاں ، چٹا محل نور گلی ، کوچہ کمان گراں ، رانی گل بیگم ، کوچہ گلی خانہ ، بابو بیتیڈ ، کوچہ ماشکیاں ، تکیہ سادھو ، کوچہ قیر والا ۔

وارڈ نمبر ۵۵ شاہ عالم مارکیٹ جنوبی

لون والا ، شیشہ موتی ، بازار وچھو والی ، جوڑے موری ، کوچہ ہر پرشاد ، موتہ سنگھ سٹریٹ ، کوچہ سندھو ، پدر کالی ، کوچہ کمٹھالیاں ، کوچہ شاہ مراد ، کوچہ گلزاری والا ، کوچہ ٹھاکراں ، چاہ تیلیاں ، شوماں گیٹ محلہ ینگ والا ۔

وارڈ نمبر ۵۶ اندرون لوہاری گیٹ

گلی پھلاں والی ، ٹوٹا بازار ، کوچہ پشاوریاں ، سوتر منڈی چیت رام ، کوچہ چوہدریاں ، گمٹی بازار ، گنگو شاہ درگاہ داس ، کوچہ چیت رام ، گل جھنڈے خان ، گلی جدی ارائیاں ، محلّہ ستھریاں ، محلہ کسریاں ، کوچہ بلال ، جوڑی موری ، کوچہ بیج ، گلی کاکا والی ، کوچہ راج دھن ، چوک بخاری ، کوچہ لڈو بھگت ، کولچہ لٹھاکواں کوچہ خدا بخش ، چوک متی ، کوچہ سیٹھ راج جی داس کوچہ لیلیٰ مجنوں ، محلہ پیر شیرازی ، کوچہ کالیاں ، کوچہ پیر احمد علی شاہ کوچہ میاں سنگھ ، کوچہ چھاپے گراں محلّہ پہلیاں ، شامی مہکاں ، نیا محلہ ، کٹڑی برکت علی ، کوچہ کمیوہ ، کوچہ نال داڑوں ، اسلام گلی ، کوچہ نتھو بھگوان ، رام جی داس ، بازار بخاری ، کوچہ خراسیاں ، حویلی میاں فیروز ، کوچہ میاں عاشق ، کوچہ مدلی ، گلی پیر بھولا ، کوچہ پیر محمد شاہ ۔

وارڈ نمبر ۵۷ لوہاری گیٹ

اندرون لوہاری گیٹ ، چوک جھنڈا ، کوچہ خراسیاں ، کوچہ کلو ، کوچہ کھڑک سنگھ ، کوچہ سنیاراں ،

باقی صفحہ ۱۵ پر

توظالموں سے کسی حال میں گذارا نہ کر

تو مرد ہے تو یہ بے غیرتی گوارا نہ کر
بچا سفینے کو طوفاں سے ، کنارا نہ کر

خدا ہے سر پہ ، تو قاتل کی تیغ سے مت ڈر
جو بات کہنی ہے تو کھُل کے کہ اشارا نہ کر

چراغ حق کا جلا ، کفر کے اندھیروں میں
جو نیک کام ہے کر اس میں استخارا نہ کر

شمار ہو گا تیرا بھی نہی میں اے ناداں!
توظالموں سے کسی حال میں گذارا نہ کر

یہ اور بات ہے تقدیر سے ملے نہ مُراد
تو اپنا دامنِ تدبیر پارا پارا نہ کر!

وہ جُرم ہو گا ، اگر تُو سبق خطا سے نہ لے
جو ایک بار خطا ہو گئی دوبارا نہ کر

کریں گے ورنہ تیری بے حسی کا ماتم لوگ
تو ڈوبتوں کو بچالے ایسی نظارا نہ کر

سید امین گیلانی شیخوپورہ

انتخابات کے انتظام

پاکستان کی کل آبادی : چھ کروڑ پچاس لاکھ دس ہزار تین سو پینتیس۔

ووٹران کی تعداد : تین کروڑ آٹھ لاکھ چھتر ہزار نو سو اکیاون۔

خواتین ووٹروں کا تناسب : ۴۵۰۶ ہے۔

خواتین ووٹرز : ایک کروڑ تیس لاکھ تیس ہزار۔

ووٹرز کی صوبائی تعداد :

پنجاب :	۱۸۹۳۸۸۹۳
سندھ :	۱۸۳۲۱۲۶
سرحد :	۳۷۴۶۷۷۷۲
بلوچستان :	۱۳۹۸۱۵۵

انتخاب کرانے کے لیے بجٹ میں تین کروڑ سے رقم رکھی گئی ہے۔

پرایذیڈنگ افسروں کا تقرر :

شہری حلقوں میں پریذائیڈنگ افسروں کا تقرر اور انتخابات گریڈ سولہ سے اٹھارہ تک کے افسروں سے کیا جائے گا۔ وہ کلاس اوّل یا دوم کے گریڈ کے افسر ہوں گے ـــــ سول ججوں اور ماتحت ججوں کو متعلقہ ہائی کورٹوں کی پیشگی منظوری پر پریذائیڈنگ افسر مقرر کیا جائیگا۔ دیہی علاقوں میں اسسٹنٹ پریذائیڈنگ افسروں کے لیے مڈل اسکول کے ہیڈ ماسٹروں ، آفس سپرنٹنڈنٹوں ، ایس۔ ڈی ، اور ہیڈ کلرکوں سے انتخاب کیا جائے گا۔ جو پولنگ بوتھ سنبھالنے کی اہلیت رکھتے ہوں ، ہر ضلع کے لیے عملہ اسی ضلع سے لیا جائے گا۔ یہ بھی خیال رکھا جائے گا کہ پولنگ اسٹیشن کسی امیدوار کی بلڈنگ یا زمین پر نہیں بنایا جائے گا۔

سید عطاء الرحمٰن جعفری بی اے
(آنرز) سیکرٹری مرکزی
پارلیمانی بورڈ۔

ایڈیٹر کے قلم سے:

شائستگی اور قانون کے احترام کی بات:

الزامات ——— اور ——— واقعات

گذشتہ چند روز سے پیپلز پارٹی کی طرف سے یہ واویلا کیا جا رہا ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے انتخابی مہم کے دوران غیر شائستگی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ اپوزیشن ارکان حکمران جماعت کے کارکنوں پر حملے اور لاقانونیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اپوزیشن ارکان پر اس قسم کے الزامات پیپلز پارٹی کے عام کارکنوں ہی کی جانب سے نہیں بلکہ وفاقی وزیر عبدالحفیظ پیرزادہ، وزیر اعلیٰ سندھ غلام مصطفےٰ جتوئی اور وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو تک نے انہی خیالات کا اظہار کیا ہے۔

ان الزامات کے برعکس اخبارات اور دیگر ذرائع سے جو خبریں موصول ہو رہی ہیں وہ یہ ہیں کہ:

"کراچی میں مولانا شاہ احمد نورانی کے انتخابی دفتر پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے حملہ کر کے مولانا نورانی سمیت اپوزیشن کے متعدد کارکنوں کو زخمی کر دیا۔"

"گوجرہ میں قومی اتحاد کے معروف رہنما مسٹر ہمزہ اور ان کے ساتھیوں پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں مسٹر ہمزہ کا ہاتھ ٹوٹ گیا اور ان کی ریڑھ کی ہڈی میں بھی زخم آئے۔"

"ملتان میں خاکسار تحریک کے رہنما اشرف خان اور دیگر اپوزیشن امیدواروں کو زد و کوب کیا گیا۔"

اس کے علاوہ اور بہت سے شہروں سے اسی قسم کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔

لیکن الزام یہ لگایا جا رہا ہے کہ قومی اتحاد غیر شائستگی اور لاقانونیت کا مظاہرہ کر رہا ہے الزام لگانے والے بھی برسر اقتدار پارٹی کے عام کارکن نہیں، بلکہ پارٹی کے ذمہ دار افراد کی طرف سے الزامات کی مہم ایک تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔!

جہاں تک شائستگی اور قانون کے احترام کی بات ہے تو اس سے کوئی بھی محب وطن شریف آدمی انکار نہیں کر سکتا کہ قانون کا احترام ہونا چاہیے اور انتخابی مہم کے دوران فریقین کو ایک دوسرے پر کیچڑ نہیں اچھالنا چاہیے۔ اس قسم کی ناروا حرکتوں سے وقتی طور جذبات کی تسکین کا سامان تو بہم پہونچ جاتا ہے، مگر انتخابی مہم پر منفی اثرات پڑنے کے ساتھ ملک اور قوم کے مفادات کے لیے بھی ایسی حرکتیں نقصان دہ ہیں۔

ہمارے نزدیک جذباتیت کے سیلِ رواں میں بہہ کر اخلاقی اقدار کی پامالی کا سبب بننا کسی صورت روا نہیں [illegible] اس قسم کی قبیح حرکتوں کا ارتکاب کوئی سا [illegible] ہی کرے۔

لیکن قابلِ غور امر یہ ہے کہ واقعات کے برعکس اس قسم کا یکطرفہ پروپیگنڈہ کیوں کیا جا رہا ہے جس سے یہ مترشح ہو کہ قومی اتحاد کے کارکن تشدد اور لاقانونیت کا ارتکاب کر رہے ہیں اور پیپلز پارٹی کا ہر ہر فرد مجسمۂ شرافت و پیکرِ تہذیب و شائستگی بنا ہوا ہے۔ کہیں در پردہ اربابِ اقتدار اپوزیشن کی سیاسی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کے لیے راہ تو نہیں ہموار کر رہے ہیں؟ محسوس ایسا ہوتا ہے کہ حکمران گروہ نے اب اس بات کا اندازہ کر لیا ہے کہ ڈھیروں کے حساب سے بلا مقابلہ امیدوار منتخب کرانے کا سوانگ رچانے کے باوجود بھی قومی اتحاد کے جیالے کارکنوں کا مورال ڈاؤن کرنے کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکا، بلکہ پہلے سے زیادہ جوش و خروش اور خلوص و لگن کے ساتھ قومی اتحاد کے کارکن انتخابی معرکہ سر کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔ قومی اتحاد کے رہنماؤں کے جلسوں اور جلوسوں میں عوام کا سیلِ رواں بھی اس بات کی غمازی کرتا ہے، کہ عوام قومی اتحاد کے ساتھ ہیں اور وہ ہر قیمت پر تبدیلی چاہتے ہیں، عوام نے "قوت کا سرچشمہ عوام" کہنے والوں کے قول و عمل میں تضاد نہ صرف محسوس کر لیا ہے، بلکہ ان کا پانچ سالہ تجربہ ہے کہ عوام کا نام لے کر عوامی حکومت نے اپنے دورِ اقتدار میں سب سے زیادہ ظلم و ستم عوام ہی پر توڑے۔

عوام کے خیر خواہ عوام کے اس سیلِ بے پناہ سے گھبرا کر اپنی بوکھلاہٹ کا ثبوت فراہم کر رہے ہیں۔ وہ اب جان چکے ہیں کہ ہزیمت اور پسپائی ان کا مقدر بن چکی ہے۔

اگر اس قسم کا واویلا کر کے اربابِ اقتدار نے اپوزیشن کی جائز سرگرمیوں پر کوئی پابندی لگانے کی کوشش کی تو ملک کے غیور عوام ایسی پابندی کو کسی بھی صورت برداشت نہیں کریں گے۔

ہماری دلی خواہش ہے کہ دونوں فریق کسی قسم کی بدمزگی کا مظاہرہ نہ کریں۔ مگر وزیر اعظم اور دیگر اربابِ اقتدار کو اپنے کارکنوں کی چال ڈھال پر بھی نظر رکھنی چاہیے جو سیکورٹی فورس، پولیس، اور اقتدار کی آشیرباد کے بل پر قومی اتحاد کے رہنماؤں اور کارکنوں پر بزدلانہ حملے کرتے رہتے ہیں جس کے لیے اخبارات گواہ ہیں۔

اگر اربابِ اقتدار نے یکطرفہ الزام تراشی ہی کا سلسلہ شروع رکھا تو اس سے ایک فریق کو مزید جارحیت کرنے کا موقع فراہم ہو گا جس کی ذمہ داری موجودہ حکومت پر ہو گی۔

پاکستان کے غیور عوام سے

از سید عطاء الرحمٰن جعفری - بی اے (آنرز)
سیکرٹری مرکزی پارلیمانی بورڈ۔

مستقبل قریب میں انتخابات ہو رہے ہیں پاکستان کے غیور مسلمانوں کے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ قوم کو سنوارنا اور اپنی قسمت بنانا ان کے اپنے ہاتھوں میں ہے ؎

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

ووٹ ایک قومی امانت ہے اور اس کے حقدار علماء حق ہیں، کیونکہ وہ اس نعرہ کو جس کی بنیاد پر پاکستان وجود میں آیا تھا عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں۔ ان کا پیغام اسلام کے عالمگیر دستور العمل پر مبنی ہے۔ یہ دستور العمل انسانیت کی سربلندی اور نجات کا واحد ذریعہ ہے۔

اَوفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُم

خدائے تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہمیں مملکت دیدی، علماء حق دعوت دیتے ہیں کہ آؤ اب ہم اپنا وعدہ پورا کریں اور اس خداداد مملکت میں خدا کا آئین نافذ کریں ؎

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

علماء حق اسلامیان پاکستان کی اس صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جس گزرگاہ پر ہمیں اپنے ان رہنماؤں کے قدموں کے نشان ملتے ہیں جنہوں نے تاریخ کے مختلف ادوار میں اسلامیان ہند کے سینوں میں عزت آزادی اور اسلام کی سربلندی کے لیے تڑپ اور ولولے پیدا کیے تھے۔ وہ نیک دعائیں جو ہماری آزمائش اور ابتلا کے ایام میں ان کے لبوں پر تھیں۔ اور وہ حسین سپنے جن کی تعبیر کے لیے انہوں نے اپنا خون پسینہ اور آنسو پیش کیے اس قافلہ کی سب سے بڑی متاع تھے۔ جس نے بالآخر پاکستان کو اپنی منزل مقصود قرار دیا۔

آزادی کا وہ پرچم جو برطانوی سامراج کے خلاف ہم نے شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ، شیخ التفسیر مولانا احمد علیؒ لاہوری رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہرؒ اور امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں بلند کیا تھا ان جھنڈوں سے مختلف نہ تھا ___ جو کبھی پانی پت، کبھی پلاسی، کبھی سرنگا پٹم اور کبھی بالاکوٹ کے شہیدوں نے اٹھائے تھے۔ علماء حق اپنے ان بزرگوں کی ان آرزوں، حوصلوں اور ولولوں کے امین ہیں۔ جنہوں نے ستم کی تاریکیوں میں بڑھتے ہوئے قافلے کو مستقبل کی روشنی دکھلائی تھی۔ آج علماء حق کی آواز اس قافلہ کی صدائے بازگشت ہے

ہمیں پاکستان قومی اتحاد کی دعوت پر لبیک کہنی چاہیے۔ کیونکہ وطن عزیز اسلام کے نام پر بنایا گیا تھا، اور اب اسلام کی بدولت قائم رہ سکتا ہے۔ اسلام کی بدولت ہی ہم ماضی کی ہولناک طغیانیوں سے نکل کر پاکستان کے ساحل مراد تک پہونچے تھے۔ آج ہی ہماری سب سے بڑی دانائی نیکی اور سعادت ایسی ہو سکتی ہے کہ ہم پاکستان کے مستقبل کی منازل ماضی کے انہی چراغوں کی روشنی میں متعین کریں، جن کی بدولت ہم آزادی کی منزل تک پہونچے تھے۔

ہم آئینی اجتماعی حیات کے سپوتوں کو عارضی ہنگامی مصلحتوں اور دیگر غیر ملکی ازموں کے گرد و غبار سے آلودہ نہ ہونے دیں۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

ہمیں کسی مصلحت اور لالچ کا شکار نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہر ایسی پیشکش کو پائے استحقار سے ٹھکرا دینا چاہیے

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

حاکمانِ وقت کے وعدے سراب کا ثبوت ثابت ہوئے۔ عوام کو روٹی کی بجائے گولی، کپڑے کی بجائے کفن اور مکان کی بجائے قبر نصیب ہوئی۔ مہنگائی نے عوام کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ ایسے میں آپ کا فرض ہے کہ ریاکاری کے طلسم کو توڑ دیں۔ یہ وقت جہاد ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمود، حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ اور دیگر قائدین قومی اتحاد کی یہی پکار ہے کہ پاکستان میں اسلام کا نفاذ کیا جائے۔

خون اسرائیل آجاتا ہے آخر جوش میں
کوئی موسیٰ توڑ دیتا ہے طلسم سامری

اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کریں، کسی ترغیب و تحریص سے مرعوب ہونا اور حقائق سے چشم پوشی کرنا مومن کی شان نہیں۔ پاکستان قومی اتحاد سے تعاون کر کے جس عظیم مقصد کے لیے آزادی حاصل کی گئی تھی اسے پورا کریں۔ اور پاکستان میں اسلام کا بول بالا کرنے کے لیے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ اور محنت سے اور خلوص سے اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ اگر آپ نے اس سنہری موقع سے فائدہ نہ اٹھایا تو پھر

ع: تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں۔

؎: نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

مولانا الطاف الرحمٰن بنوی

ایک تجزیہ

ایک داستان

کیا اب بھی آنکھیں نہیں کھلیں؟

حاکموں کی اور محکوموں کی؟

ہر بات کے لیے اسی کے مناسب ایک مصداق ہوتا ہے۔ اگر بات ماضی سے حکایت کے طور پر کہی جائے تو اس کی صداقت معلوم کرنے کیلیے ماضی میں جھانکنا پڑتا ہے اور اگر وہ مستقبل میں کسی کام کے ہونے یا کرنے کے متعلق پیشین گوئی یا وعدے کی صورت میں ہو تو مرورِ ایام کا انتظار کرنا پڑتا ہے کہ وقت اس کی تصدیق کرتا ہے یا تکذیب۔

پیپلز پارٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے گذشتہ انتخابات کے دوران جو بے شمار وعدے کیے تھے مستقبل کی گھڑی گھڑی نے شہادت دی کہ وہ اس کو پورا نہ کر سکے۔ آج وہ ملک کے وزیر اعظم کی حیثیت سے کم و بیش ہر محفل و مجلس میں یہی کہتے سنے جا رہے ہیں کہ ہم نے اپنے وعدوں کو پورا کر دیا، حالانکہ ماضی کا لمحہ لمحہ اس کی تردید کرتا ہے۔

بڑی عجیب و غریب شخصیت کے مالک ہیں ہمارے وزیر اعظم بھی۔ ہمیں وہ زمانہ خوب یاد ہے جبکہ وہ ایوب خان سے بچھڑ گئے تھے۔ بچھڑنے کی وجہ یہ تھی؟ اس وقت تو یہ باور کرایا گیا تھا کہ ایوب خان ملک کو بھارت کے ہاتھوں فروخت کرنا چاہتے تھے اور قومی غیرت و حمیت کے نشان بھٹو اس پر آمادہ نہیں تھے، مگر اب جبکہ اس کی لمبی مدتِ اقتدار اور پوری سیرت و کردار ہمارے سامنے ہے اس وجہ کو تسلیم کرنے میں تامل ہے۔

بہرحال اختلاف و افتراق کے اسی بیان کردہ وجہ نے ان کی شخصیت نے خوب چمکایا اور پاکستان کے سیدھے سادھے مسلمانوں نے اس کو گوہرِ آبدار سمجھ کر ہاتھوں ہاتھ لیا تھا۔

اسلامیانِ پاکستان اپنی تباہی کا آپ ہی گڑھا کھود رہے تھے۔ ملمع کاری کے اس ہرفن مولا نے پیپلز پارٹی کے نام سے ایک جماعت تیار کی اور اس کے چیئرمین کی حیثیت سے اہل وطن کے مشکلات اور مصائب کا رونا رویا اور مگرمچھ کے آنسو بہائے اور بشرطِ اقتدار مستقبل کے سبز باغ دکھائے کچھ مخلص مگر سادہ لوح ان کے ظاہری روپ سے متاثر ہوئے اور اس کو روشنی کا مینار سمجھ بیٹھے۔ مگر قاید عوام اور فخر ایشیا جیسے بھاری بھرکم خطابات سے نوازنے والے اکثر و بیشتر یا تو اوباش قسم کے لوگ تھے جو قومی دولت اور ملکی خزانوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ اور یا وہ آزمودہ کار سرمایہ دار تھے جو اس کی الٹی گنگا بہنے کی دو رنگی کو یا تو اپنی فراست سے معلوم کر چکے تھے یا ان کو معلوم کرایا گیا تھا۔

سیاست اور معیشت میں اسلامی نظام حیات پر عدم اطمینان کا اظہار کیا اور اس مزعومہ خلا کو جمہوریت اور اشتراکیت کی پیوند کاری سے پُر کرانے کی کوشش کی۔ گذشتہ عام انتخابات میں اس کے وعدوں کی فہرست بڑی لمبی ہے۔ مختلف عنوانات اور تعبیرات سے غریبوں کو مالدار بنانے مزدوروں کو مل مالکان کی گدی پر بٹھلانے، کسانوں کو زمینداروں کی زمینیں الاٹ کرانے اور ملک میں تعلیم کو عام کرنے اور علاج کو مفت کرانے کے وعدے تھے۔ زندگی کی بنیادی ضروریات روٹی کپڑے مکان کی تو ایسی بے دریغ تقسیم کا دعویٰ تھا کہ سامعین جھوم اٹھتے تھے، خارجہ پالیسی کی مکمل آزادی اور ہندوستان کے ساتھ ہزاروں سال تک لڑنے کی اشتعال انگیزیاں اس پر مستزاد تھیں۔

وہ صدارت اور پھر وزارت کے لیلائے مقصود تک کیسے پہونچے؟ یہ داستان بڑی طویل اور دلخراش ہے۔ سربراہِ مملکت کی حیثیت سے آئینی اختیارات کے بل پر آئین کی دھجیاں اُڑ دیں۔ ملک میں ایوانِ بالا اور ایوان زیریں کا وجود بھی رہا صوبائی حکومتیں اور اسمبلیاں بھی رہیں، چھوٹی بڑی عدالتیں اور ان کے جج بھی رہے مگر یہ سب برائے نام، ارباب اقتدار کسی بھی سیاسی یا اخلاقی ضابطے کے پابند نہ رہے۔ جو کچھ جی میں آیا کر گذرے اور جس نے بھی ٹوکنے کی جسارت یا روکنے کی جرات کی اسے روند ڈالا۔

اختیارات کے ایسے بے دردی استعمال کی مثال دنیا کی سیاسی تاریخ میں نایاب نہیں کم یاب ضرور ہے۔ سیاسی حریفوں کو ہٹانے یا خاموش کرانے کے لیے جو کچھ کیا جاتا رہا ہے ملک کا چپہ چپہ اس پر گواہ ہے۔ کیے گئے وعدوں کا کیا حشر و انجام ہوا۔ اس پوری تفصیل انہی لوگوں سے معلوم کرنی چاہیے جن سے یہ وعدے کیے گئے تھے۔

غریبوں سے پوچھیے کہ وہ مالدار بن گئے یا غریب تر۔؟ مزدوروں سے پوچھیے کہ کیا ان کی زندگی کا معیار بلند ہوا یا پست، کسانوں سے پوچھیے کہ زرعی اصلاحات سے ان کو فایدہ ہوا یا نقصان؟ طلبہ اور مریضوں کی حالت معلوم کیجیے کہ کالجوں میں تعلیم اور علاج معالجے کی صورت حال سے مطمئن ہیں یا مایوس؟ ہر روٹی کھانے والے، کپڑے پہننے والے اور مکان میں رہنے والے کی دلی کیفیات کو اس کے چہرے کی تحریر پڑھ کر سمجھیے، مسلم و غیر مسلم ممالک سے تعلقات کی نوعیت کا بھی تحقیقی مطالعہ جاری رکھیے

اور ہندوستان سے ہزاروں سال تک لڑنے کے سلسلے میں معاہدہ شملہ کو بھی نگاہ میں رکھیے عنقریب عدوں اور ان کی ایفاء کا طلسم خود بخود ٹوٹ جائے گا

پھر قومی خزانوں کو کس بے دردی سے اپنے اور پارٹی کے استحکام پر نچھاور کیا۔ اور کیا جا رہا ہے۔ یہ ہماری قومی زندگی کا بہت بڑا المیہ ہے اور اس پر جتنا بھی غم و افسوس کیا جاوے کم ہے۔ پھر اسی دور حکومت میں "وزارت بے محکمہ" کے عنوان سے وہ شرمناک آسامی پیدا کی گئی جس سے ریاستی عہدے محض اعزازی تمغے اور قومی خزانے کو لوٹنے کے مہذب طریقے سمجھے جانے لگے۔ اس طرح قومی ذمہ داریوں کے مقدس تصور کو ناقابل تلافی نقصان پہونچا۔

گذشتہ عام انتخابات کے بعد سے اب تک ضمنی انتخابات میں کتنی دھاندلیاں مچائی گئیں، اور اپنے امیدواروں کو کامیاب بنانے کے لیے پولیس کے سہارے لیے گئے، جلسوں کی رونق اور جلوسوں کی شوکت بڑھانے کے لیے کتنے آدمیوں کو کرایہ پر اور کتنوں کو بالجبر لایا گیا۔ یہ ملکی شاہراہوں کی ناکہ بندیاں اور بسوں اور ٹرکوں کو پکڑ پکڑ کر سواریوں کی دل آزاریاں اور جلسہ گاہ میں گھسیٹ گھسیٹ کر پیپلز پارٹی کے لیڈروں کے بیانات سے ان کی سمع خراشیاں کیا یہ سب کچھ اس بات کی دلیل نہیں کہ برسر اقتدار پارٹی اپنا وقار و اعتماد کھو چکی ہے۔ اور پھر نئے انتخابات کے لیے کاغذات نامزدگی کے داخلوں میں یہ رکاوٹیں اور بندشیں اور امیدواروں کو ڈرانے دھمکانے بلکہ اغوا کرنے تک کی حرکتیں یہ سمجھنے کے لیے کافی نہیں کہ پارٹی خود بھی اپنے کردار کے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ رہی ہے۔

آنکھیں کھل جانی چاہئیں حاکموں کی بھی کہ پاکستان کے کروڑوں عوام ان کو مزید مہلت نہیں دے سکتے۔ اور محکوموں کی بھی کہ:

بقائے اقتدار کی خاطر ہر قسم کے سیاسی اور اخلاقی آداب کو بالائے طاق رکھنے والی یہ جماعت انکی اشک شوئی نہیں کر سکتی۔

نظریہ پاکستان کے روشن چہرے پر پیپلز پارٹی کا شش سالہ دور حکومت یقیناً ایک سیاہ دھبہ ہے۔ اور اسکو محو کرنے کا اب وقت آگیا ہے

اللہ آپکا حامی و ناصر ہو

بقیہ۔ مولانا عبید اللہ انور

چوک بخاری، محلہ چڑھی ماراں، کوچہ سکھ بندے، کٹڑی تار کشاں، نیا بازار چوک متی، محلہ ڈوگراں، پاپڑ منڈی۔

وارڈ نمبر ۵۸ - بھاٹی گیٹ

چوک بھاٹی گیٹ، فیصل روڈ، اسلام خان روڈ گلی نائیاں، گلی پیر تاج، چماں پٹرنگاں، کوچہ شیر دین گلی تمباکو والی، کھوڑاں والی گلی، حویلیاں شیخاں، کوچہ دارو چمالہ اندرون بھاٹی گیٹ، محلہ نیاریاں، محلہ حاکم دین، زیلدار گلی، گلی ماشکیاں، محلہ جلوٹیاں، کوچہ وسطے رام، ڈیرہ کمبوہ، موری گیٹ، حاجی گلی، بیرون بھاٹی گیٹ، محلہ رنگ ریزاں، میدان بھائیاں، محلہ چوہٹیاں کوچہ موتا سنگھ، کوچہ درزیاں، کوچہ کھدی۔

وارڈ نمبر ۵۹ محلہ ستھاں

کوچہ موتی ہٹہ، گلی مائی مراد، کوچہ نانک بخش، کوچہ حاجی مقیم بخش، کوچہ نارک بخش، بازار ستھاں، کٹڑی الٰہی بخش، کوچہ گوگی ترکھان۔ کوچہ افلاطون محلہ بیری والی، چوک دلیوی دت۔ کوچہ بالیاں، کوچہ ماتا رانی۔ کوچہ لال مشر، تحصیل روڈ، کوچہ جواہر سنگھ، کوچہ ٹھٹھراں، جھگیاں گجراں، سید مٹھا بازار، کوچہ پھلیراں، کوچہ لون چکھاں، کوچہ شہادت بٹ، گلی دھوبیاں، پاکستان روڈ، کوچہ شیش محل، اونچی گلی، بازار لکڑ منڈی، بازار حکیماں، بازار امام بارڑہ، کوچہ جوگی، کٹڑی فقیر سید جمال الدین کوچہ بالیاں، کوچہ جلوٹیاں، کوچہ مجاوراں، کوچہ عبدالغنی، کوچہ موتا سنگھ، کوچہ صالح محمد، وڈا ویڑہ، نیویں گلی، پھلاں نانک، کوچہ نشان کیج محلہ بیدیاں، کھوتی ویڑہ، کوچہ دھوبیاں، بازار سید مٹھا۔ کوچہ کالی ماتا، گمٹی بازار، کوچہ بیلی رام، بازار کٹ پیس، کوچہ محلے داراں۔

آمریت کی بیخ کنی، اسلامی نظام حیات کے نفاذ، اور غنڈہ گردی کے خاتمہ کیلیے

پاکستان قومی اتحاد کے متفقہ امیدوار

برائے صوبائی اسمبلی تحصیل میلسی سے

میاں محمد رفیق ایڈووکیٹ

کو کامیاب بنائیں۔ انتخابی نشان ہل

(مولانا) فضل الخالق ٹبہ سلطان پور تحصیل میلسی

وقت آپہنچا ہے کہ

اب آپ اپنے ووٹ کے ذریعہ اس

آمر جابر حکومت کو بدل دیں

پاکستان قومی اتحاد کے متفقہ امیدوار کو

الیکشن میں کامیاب کرا کے اسلام دوستی کا ثبوت

حافظ بشیر احمد، بہاولپور

ترجمان اسلام میں

اشتہار

دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

عالمگیر اور دائمی پیغمبر کی زندگی

حضرت موسیٰ قانون لے کر آئے، حضرت داؤد دعا اور مناجات لے کر اور حضرت عیسیٰ زہد و اخلاق لے کر مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قانون بھی لاتے اور مناجات بھی اور زہد و اخلاق بھی ان سب کا مجموعہ الفاظ اور معانی میں قرآن اور عمل میں سیرت محمدی ہے۔ سیرت محمدی کی جامعیت کا ایک اور پہلو دیکھئے دنیا میں دو قسم کی تعلیم گاہیں ہیں۔ ایک وہ جہاں صرف ایک فن سکھایا جاتا ہے۔ اور ہر فن کے لئے علیحدہ علیحدہ تعلیم گاہیں ہیں۔ جیسے کوئی میڈیکل کالج ہے۔ کوئی انجینئرنگ کالج ہے۔ ایک آرٹ سکول ہے۔ ایک تجارت کا مدرسہ ہے۔ ایک زراعت کی تعلیم گاہ ہے۔ ایک قانون کی درس گاہ ہے۔ ایک فوجی تعلیم کے لئے مدرسہ ہے۔ ان میں سے ہر مدرسہ ہر تعلیم گاہ صرف ایک ہی قسم کے طالب علموں کی تعلیم کا انتظام کر سکتی ہے۔ میڈیکل کالج سے صرف ڈاکٹر نکلیں گے۔ زراعت کے کالج سے صرف زراعت کے ماہر پیدا کریں گے قانون کے مدرسہ سے صرف قانون دان پیدا ہوں۔ تجارت کی تعلیم گاہ سے صرف تجارت کے واقف کار پیدا ہوں گے۔ علم و فن کے مدرسہ کی خاک سے صرف اہل علم اور اہل فن پیدا ہوں گے۔ لٹریچر کی تعلیم گاہ سے صرف انشا پرداز اور ادیب نکلیں گے ملٹری کالج سے صرف سپاہی پیدا ہوں گے۔ لیکن کہیں کہیں بڑی بڑی یونیورسٹیاں ہوتی ہیں۔ یہ دوسری قسم کی تعلیم گاہیں جو اپنی وسعت کے مطابق ہر قسم کی تعلیم تربیت کرتی ہیں۔ ان کے احاطہ میں ڈاکٹری کا کالج بھی ہوتا ہے اور صنعت و حرفت کا مدرسہ بھی زراعت و انجینئرنگ کی تعلیم بھی ہوتی ہے اور فوجی تعلیم کا اسکول بھی، طلبہ مختلف اطراف و دیار سے آتے ہیں اور اپنے اپنے ذوق مناسبت طبع اور استعداد کے مطابق ایک ایک کالج یا مدرسہ کا انتخاب کر لیتے ہیں۔ پھر وہاں فوجوں کے جرنل اور سپاہی، عدالتوں کے قاضی اور قانون دان کاروبار کے تاجر اور مہندس شفاخانوں کے حکیم اور ڈاکٹر پیشوں اور صنعتوں کے واقف کار و ماہر سبھی پیدا ہوتے ہیں۔

غور کرو تو معلوم ہو گا صرف ایک ہی تعلیم ایک ہی پیشہ ایک ہی علم کے جاننے والوں سے انسانی سوسائٹی کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ان کے مجموعہ سے وہ کمال کو پہنچتی ہے اور پہنچ سکتی ہے۔ اگر صرف ایک ہی پیشہ کے ماہرین سے تمام دنیا معمور ہو جاتے تو اس تمدن و تہذیب کی مشین فوراً بند ہو جاتے اور انسانی کاروبار یک قلم مسدود ہو جائے۔ یہاں تک اگر تمام دنیا صرف زہد پیشہ خلوت نشینوں سے بھر جائے۔ تب بھی وہ اپنے تکمیل کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتی۔

اب ذرا اس معیار سے مختلف انبیاء کرام علیہ السلام کی سیرتوں پر غور کیجئے۔ بقول حضرت مسیح علیہ السلام درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ درسگاہیں اپنے معنوی فرزندوں اور شاگردوں سے پہچانی جاتی ہیں۔ تعلیم انسانی کی ان درسگاہوں کا جن کے اساتذہ انبیاء علیہ السلام ہیں۔

جائزہ لو تو پہلے تو کہیں دس بیس کہیں ساٹھ ستر کہیں سو دو سو کہیں ہزار دو ہزار کہیں پندرہ بیس ہزار طالب علم آپ کو ملیں گے۔ لیکن جب مدرسہ نبوت کی آخری تعلیم گاہ کو دیکھو گے تو تم کو ایک لاکھ سے زیادہ طالب علم نظر آئیں گے۔ پھر ان دوسری نبوت گاہوں کے طلبہ کو جاننا چاہو کہ وہ کہاں کے تھے؟ کون تھے؟ کیسے تیار ہوئے۔ ان کے اخلاق و عادات روحانی حالات اور دیگر سوانح زندگی کیا تھے؟ اور ان کی تعلیم و تربیت کے عملی نتائج کیسے ثابت ہوئے تو تم کو ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں ملے گا۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر چیز تم کو معلوم ہو سکتی۔ اس کے ہر ایک طالب علم کا نام و نشان، حالات و سوانح نتائج تعلیم و تربیت ہر چیز تاریخ اسلام کے اوراق میں ثبت ہے آگے بڑھو!

نبوت اور دعوت مذہب کی ہر ایک درسگاہ کا یہ دعویٰ ہے کہ اس کے دروازے ہر قوم کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ مگر اس درسگاہ کے بانی اور معلم اول کی سیرت پڑھو کہ کیا اس کے عہد میں کسی ایک ہی ملک، ایک ہی نسل، ایک ہی خاندان کے طالب علم اس میں داخل ہوئے اور ان کو داخلہ کی اجازت دی گئی یا ان کی دعوت میں یہ عموم جامعیت اور عالمگیر تھی کہ نسل آدم کا ہر ایک فرزند اور ارض خاکی کا ہر ایک باشندہ اس میں عملاً داخل ہو سکا۔ یا اس کو داخل ہونے کے لئے آواز دی گئی۔ تورات کے تمام انبیاء ملک شام، ملک عراق یا ملک مصر سے آگے نہیں بڑھے۔ یعنی اپنے وطن میں جہاں وہ رہتے تھے محدود رہے۔ اور اپنی نسل و قوم کے سوا غیروں کو انہوں نے آواز نہیں دی زیادہ تر ان کی کوششوں کا مرکز صرف اسرائیل کا خاندان رہا۔ عرب کے قدیم انبیاء علیہم السلام بھی اپنی اپنی قوموں کے ذمہ دار تھے۔ وہ باہر نہیں گئے۔ حضرت عیسیٰ کی ملت میں بھی غیر اسرائیلی طالب علم کا وجود نہ تھا۔ وہ صرف اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں تھے۔ اور غیروں

کو وہ تعلیم دے کر وہ بچوں کی روٹی کتوں کے آگے ڈالنا پسند نہیں کرتے تھے۔ ہندوستان کے داعی پاک آریہ سے باہر جانے کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتے تھے۔ اگرچہ بدھ کے پیرو بادشاہوں نے اس کے پیغام کو باہر کی قوموں تک پہنچایا۔ مگر یہ عیسائیوں کی طرح یہ بعد کے پیرؤں کا فعل تھا۔ خود داعی مذہب کی سیرت اس عالم گیری اور جامعیت کی مثال سے خالی ہے۔

اب ذرا عرب کے اس امّی معلم کی درسگاہ کا مطالعہ کریں۔ یہ کون طالب علم ہیں؟ یہ ابوبکرؓ و عمرؓ علیؓ و عثمانؓ طلحہؓ و انیسؓ ہیں۔ یہ مکہ سے باہر تہامہ کے غفاری قبیلے کے ہیں۔ یہ کون ہیں؟ یہ ابوہریرہؓ اور طفیل بن عمروؓ ہیں یمن سے آئے ہیں۔ اور دوسی قبیلہ کے ہیں۔ اور دوسرے قبیلوں سے آتے ہیں یہ ضماد بن ثعلبہ ہیں۔ قبیلہ ازد کے ہیں۔ یہ کون ہیں؟ یہ جناب ابن الارتؓ ہیں۔ اور قبیلہ تمیم کے ہیں۔ یہ منقذ بن حان اور منذر بن وائذ ہیں عبدالقیس کے قبیلہ کے ہیں اور بحرین سے آئے ہیں۔ یہ عبیدؓ و جعفرؓ عمان کے رئیس ہیں۔ یہ فروہؓ ہیں یہ معان یعنی حدود شام کے رہنے والے ہیں۔ یہ کالے کالے کون ہیں؟ یہ بلالؓ ہیں ملک حبش والے۔ یہ کون ہیں؟ یہ صہیبؓ رومی کہلاتے ہیں۔ یہ کون ہیں؟ یہ ایران کے سلیمان فارس ہیں۔ یہ فیروز دیلمیؓ ہیں۔

حدیبیہ کی صلح ۶ھ میں وہ عہد نامہ مرتب کرائی ہے جو اسلام کا عین منشا ہے۔ یعنی قریش اور مسلمان دونوں جنگ موقوف کریں اور مسلمان جہاں چاہیں اپنے مذہب کی دعوت دیں۔ اس دلخواہ کامیابی کے بعد پیغمبر علیہ السلام نے کیا کیا؟ اسی سال ۷ھ میں تمام قوموں کے سلاطین و امراء کے نام دعوت اسلام کے خطوط بھیجے اور ان کو خدا کا پیغام بھیجا۔ دحیہ کلبیؓ ہرقل قیصر روم کی بارگاہ میں عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ خسرو پرویز شہنشاہ ایران کے دربار میں۔ حاطب بن بلتعہؓ مقوقس عزیز مصر کے یہاں عمرو بن امیہؓ حبش کے بادشاہ نجاشی کے پاس۔ شجاع بن وہب الاسدی شام کے رئیس حارث غسانیؓ اور سلیط بن عمروؓ روسائے یمامہ کے دربار میں پیغمبر اسلام کے خطوط لے کر جاتے ہیں کہ محمدؐ کی درسگاہ میں داخلہ کا اذن عام ہے۔

اس واقعہ سے درسگاہ محمدی کی جامعیت کا یہ پہلو نمایاں ہوتا ہے کہ اس میں داخلہ کے لئے رنگ و روپ، ملک و وطن قوم و نسل اور زبان و لہجہ کا سوال نہ تھا۔ بلکہ دنیا کے تمام خانوادوں، تمام قوتوں، تمام ملکوں اور تمام زبانوں کے لئے عام تھی۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کیلئے۔

اب آئیں اس درسگاہ کی حیثیت اور درجہ کا پتہ لگائیں۔ کیا یہ وہ اسکول اور کالج ہے۔ جہاں ایک ہی فن کی تعلیم ہوتی ہے۔ یا اس کی حیثیت ایک جامع اور عمومی درسگاہ اور عظیم الشان یونیورسٹی کی ہے جہاں ذوق، مناسبت طبع اور استعداد کے مطابق ہر ملک کے لوگوں کو اور ہر قوم کے افراد کو الگ الگ تعلیم ملتی ہے۔ حضرت موسیٰ کی تعلیم گاہ کو دیکھو وہاں صرف فوج کے سپاہی اور یوشع جیسے فوجی افسر اور قاضی اور کچھ مذہبی عہدیدار پائے جاتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کے طالب علموں کو تلاش کرو چند زہد پیشہ فقراء فلسطین کی گلیوں میں ملیں گے۔ مگر محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے یہاں کیا نظر آئے گا۔ ایک طرف اصحمہ حبش کا نجاشی بادشاہ فروہ معان کا رئیس۔ ذوالکلاع حمیر کا رئیس۔ عامر بن شہر قبیلہ ہمدان کا رئیس۔ فیروز دیلمی اور مرسود یمن کے رئیس۔ عبیدہ و جعفر عمان کے رئیس۔ دوسری بلالؓ یاسرؓ صہیبؓ جناب عمارؓ اور ابو فکیہہؓ کے سے غلام اور سمیہؓ، لبینہؓ زنیرہؓ نہدیہؓ اور ام عبیسؓ ایسی لونڈیاں ہیں۔ بغور سے دیکھو امیر و غریب شاہ و گدا اور آقا و غلام دونوں ایک صف میں کھڑے ہیں۔

ایک طرف عقلائے روزگار، اسرار فطرت کے محرم دنیا کے جہاں بان اور ملکوں کے فرماں روا اس درسگاہ سے تعلیم پا کر نکلتے ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ ہیں عمر فاروقؓ ہیں عثمان غنیؓ ہیں علی مرتضےٰؓ ہیں۔ معاویہ بن ابی سفیانؓ ہیں۔ جنہوں نے مشرق سے مغرب تک افریقہ سے ہندوستان کی سرحد تک فرماں روائی کی اور ایسی فرماں روائی جو دنیا کے بڑے سے بڑے شہنشاہ اور حکمرانوں کی سیاست تدبیر اور نظم و نسق کے کارناموں کو منسوخ کر دیتی ہے۔ ان کے عدل و انصاف کے فیصلے ایرانی دستور اور رومی قانون کو بے اثر کر دیتے ہیں اور دنیا کی سیاسی و انتظامی تاریخ میں وہ درجہ خاص کر لیتے ہیں، جن کی مثال نہیں پیش کی جا سکتی۔

دوسری طرف خالد بن ولیدؓ سعد بن ابی وقاصؓ ابوعبیدہ بن جراحؓ عمرو بن العاصؓ پیدا ہوتے ہیں۔ جو مشرق و مغرب کی دو ظالم و گنہگار اور انسانیت کے لئے لعنت سلطنتوں کا چند سال میں مرقع الٹا دیتے ہیں۔ اور وہ دنیا کے فاتح اعظم اور سپہ سالار اکبر ثابت ہوتے ہیں۔ جن کے فاتحانہ کارناموں کی دھاک آج بھی دنیا میں بیٹھی ہوئی ہے۔ سعدؓ نے عراق اور ایران کا تاج شہنشاہی اتار کر اسلام کے قدموں میں ڈال دیا۔ خالدؓ اور عبیدہ نے رومیوں کو شام سے نکال کر ابراہیم علیہ السلام کی موعودہ زمین کی امانت مسلمانوں کے سپرد کر دی۔ عمرو بن العاصؓ نے فرعون کی سرزمین وادیٔ نیل رومن شہنشاہ کے ہاتھوں زبردستی چھین لی۔ عبداللہ بن زبیرؓ اور عبداللہ بن ابی سرحؓ نے افریقہ کا میدان دشمنوں سے جیت لیا۔ یہ وہ مشہور فاتح اور سپہ سالار ہیں جن کی قابلیتوں کو زمانے نے تسلیم کیا ہے۔ اور تاریخ نے ان کی بزرگی کی شہادت دی ہے۔

تیسری طرف باذان بن ساسان (یمن) خالد بن سعید (صنعا) مہاجر بن امیہ (کندہ) زیاد بن لبید (حضرموت) عمرو بن حزم (نجران) یزید بن ابی سفیان (تیما) علاء بن حضرمی (بحرین) بیسوں وہ صحابہ ہیں۔ جنہوں نے صوبوں اور شہروں کی کامیاب حکومت کی اور خلق خدا کو آرام پہنچایا۔ چوتھی طرف علماء اور فقہا کی صف ہے۔ عمر بن خطابؓ علی بن ابی طالبؓ عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن مسعودؓ عبداللہ بن عمروؓ ابن العاصؓ حضرت عائشہؓ حضرت ام سلمہؓ۔ ابی بن کعبؓ معاذ بن جبلؓ۔ زید بن ثابتؓ۔ ابن زبیرؓ وغیرہ ہیں۔ جنہوں نے اسلام کے فقہ و قانون کی بنیاد ڈالی اور دنیا کے فقہین میں انہوں نے خاص درجہ پایا۔

سمیہؓ حضرت عمار کی والدہ ابوجہل کی برچھی کھا کر ہلاک ہوئیں۔ حضرت یاسر کفار کے ہاتھوں اذیت اٹھاتے اٹھاتے انتقال کر گئے۔ حضرت خبیب نے سولی پر جان دی۔ حضرت زید نے تلوار کے سامنے گردن نہ جھکائی۔ حرام بن ملحانؓ اور ان کے بلیغ رفقاء نے بیر معونہ عقبہ الرعل اور ذکوان کے قبائل کے ہاتھوں بے کسی کے ساتھ جام شہادت پیا۔ واقعہ رجیع میں حضرت عاصمؓ اور ان کے سات رفیقوں کے بدن

بنو لحیان کے سو تیر اندازوں کے تیروں سے چھلنی ہوئے۔ ۸ھ میں ابن ابی العوجاء ۴۹ ساتھی، قبیلہ بنو سلیم کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ حضرت کعب بن عمیر غفاریؓ مع اپنے ساتھیوں کے ذات اطلاح کے میدان میں شہید ہوئے۔ دنیا کے ایک مشہور مذہب کو صرف ایک سولی پر ناز ہے، لیکن دیکھو کہ: اسلام میں کتنی سولیاں، کتنے مذبح، اور کتنے مقتل ہیں۔

تلوار کی دھار ہو کہ برچھی کی انی یا سولی کی لکڑی، بہرحال یہ ایک آنی تکلیف ہے۔ اس سے زیادہ استقلال، اور اس سے زیادہ صبر و آزمائش کی وہ زندگیاں ہیں جو سالہا سال حق کی پاداش میں مصیبتوں میں گرفتار رہیں جنہوں نے آگ کے شعلوں اور گرم ریت کے فرش پر آرام کیا اور پتھر کی سلوں کو اپنے پیٹ پر رکھی۔ جن کے گلوں میں رسیاں ڈال کر گھسیٹا گیا۔ اور جب پوچھا گیا تو محمدؐ کا کلمہ ان کی زبان پر تھا۔ شعب ابی طالب کی قید میں تین برس تک جنہوں نے طلح (ایک درخت) کے پتے کھا کر زندگی بسر کی۔ سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ ایک رات بھوک کی شدت سے ایک سوکھا چمڑہ مل گیا تو اسی کو دھو کر آگ میں بھون کر اور پانی میں ملا کر کھایا۔ عتبہ بن غزوان کہتے ہیں کہ ہم سات مسلمان تھے ان غیر فطری غذاؤں کو کھا کر ہمارے منہ زخمی ہو گئے۔ خبابؓ جب اسلام لائے تو انہیں کافروں نے دہکتے ہوئے شعلوں پر لٹکایا۔ یہاں تک کہ دہکتے ہوئے کوئلے انہی کی پیٹھ کے نیچے ٹھنڈے ہوئے۔ بلال دوپہر کی جلتی ہوئی ریت پر لٹائے گئے۔ اور سینہ پر پتھر کی سل رکھ دی جاتی، ان کے گلے میں رسی باندھی جاتی۔ اور گلی گلی ان کو گھسیٹا جاتا، ان کا گلہ دبایا گیا، ان کے سینے پر اتنا بھاری بھرکم پتھر رکھا گیا کہ زبان باہر نکل پڑی، عمار جلتی ریت پر لٹائے جاتے اور مارے جاتے۔ حضرت زبیر کو ان کے چچا چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دھواں دیتا۔ سعید بن زیدؓ رسیوں میں باندھ کر پھینکے جاتے۔ حضرت عثمان کو ان کے چچا نے رسی میں باندھ کر مارا پیٹا۔ یہ سب کچھ تھا مگر جو نشہ ان کو چڑھ چکا تھا وہ اترتا نہ تھا۔ یہ کیسا نشہ تھا۔ یہ ساقی کوثر کے خمخانہ جاوید کا نشہ تھا۔

یہ وہی وحشی عرب ہے، وہی بت پرست عرب وہی بداخلاق عرب ہیں۔ یہ کیا انقلاب ہو گیا تھا؟ ایک امی کی تعلیم جاہل عربوں کو عاقل، روشن دل، روشن دماغ، پانچویں صف عام ارباب روایت و تاریخ کی ہے مثلاً حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ حضرت انس بن مالکؓ، حضرت ابو سعید خدریؓ حضرت عبادہ بن صامت حضرت جابر بن عبداللہؓ حضرت براء بن عازبؓ وغیرہ سینکڑوں صحابہ ہیں جو احکام و وقائع کے ناقل ہیں اور راوی ہیں۔

ایک چھٹی جماعت ان حضرت صحابہ اہل صفہ کی ہے جن کے پاس سر رکھنے کے لیے مسجد نبویؐ کے چبوترے کے علاوہ کوئی جگہ نہ تھی، بدن میں کپڑوں کے سوا دنیا میں ان کی ملکیت کوئی نہ تھی۔ وہ دن کو جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتے اور ان کو بیچ کر خود کھاتے کچھ خدا کی راہ میں دیتے۔ رات طاعت و عبادت میں بسر کرتے۔

ساتواں رخ دیکھو ابوذر ہیں جن کے مانند آسمان کے نیچے کوئی حق گو پیدا نہیں ہوا۔ ان کے نزدیک آج کا کھانا کل کے لیے اٹھا رکھنا بھی شان توکل کے خلاف تھا۔ ان کو دربار رسالت سے مسیح الاسلامؐ کا خطاب عنایت کیا گیا۔ سلمان فارسی ہیں جو زہد و تقویٰ کی تصویر ہیں، عبداللہ بن عمرؓ ہیں جنہوں نے تیس برس کامل طاعت و عبادت میں گزارے۔ اور جب ان کے سامنے خلافت پیش ہوئی تو فرمایا کہ اگر مسلمانوں کا اس میں قطرہ خون بھی گرے تو مجھے منظور نہیں۔ مصعب بن عمیر ہیں جو اسلام سے پہلے قاقم و حریر کے کپڑے پہنتے تھے اور ناز و نعمت میں پلے تھے اور جب اسلام لائے تو ٹاٹ اوڑھتے تھے اور پیوند لگے کپڑے پہنتے تھے۔ اور جب شہادت پائی تو کفن کے لیے پورے کپڑے بھی میسر نہ آئے، پاؤں پر گھاس ڈال کر دفن کیے گئے۔ عثمان بن مظعون ہیں جو اسلام کے پہلے صوفی ہیں، محمد بن سلمہؓ ہیں جو فتنہ کے زمانے میں کہتے تھے کہ اگر کوئی مسلمان تلوار لے کر میرے حجرے میں میرے قتل کے لیے داخل ہو جائے تو میں اس پر وار نہ کروں گا۔ ابو درداء ہیں جن کی راتیں نمازوں میں اور دن روزوں میں گزرتے تھے۔

ایک اور طرف دیکھو۔ یہ بہادر کارپردازوں اور عرب کے مدبرین کی جماعت ہے، اس میں طلحہؓ ہیں، زبیرؓ ہیں، مغیرہ ہیں، مقدادؓ ہیں، سعد بن معاذؓ ہیں، سعد بن عبادہؓ ہیں، اسید حضیرؓ ہیں اسعد بن زرارہ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہیں۔

کاروباری دنیا میں دیکھو تو مکہ کے تاجر اور بیوپاری اور مدینہ کے کاشتکار اور کسان بھی ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعد بن زبیرؓ جیسے دولت مند بھی ہیں۔

ایک جماعت حق کے شہیدوں اور بے گناہ مقتولوں کی ہے جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنی عزیز جانیں قربان کیں، مگر حق کا ساتھ چھوڑ کر راضی نہ ہوئے۔ حضرت خدیجہ کے پہلے شوہر سے فرزند حضرت ہالہ تلواروں سے قیمہ کیے گئے ــــ اور مقتن کیونکر بن گئی۔ ایک نہتے پیغمبر کا ولولہ تبلیغ کس طرح عربوں کو سپہ سالار اور بہادر بنا کر نئے زور و قوت کا خزانہ کیسے اچھالا کر گیا۔ جو خدا کے نام سے بھی آشنا نہ تھا وہ ایسے زندہ دار عابد، طاعت گذار اور متقی کیونکر ہو گئے۔ تم نے درسگاہ محمدی یا مدینہ یونیورسٹی کی پوری سیر کر لی، ہر رنگ اور ہر مذاق کے طالب علم بھی دیکھے، عالم بھی دیکھے، مقنن بھی دیکھے، فوجی بھی دیکھے، قاضی بھی دیکھے، حکام بھی دیکھے اور والی بھی دیکھے۔ غریب اور مسکین بھی دیکھے، غلام بھی دیکھے، آقا بھی دیکھے۔ مرنے والے بھی دیکھے راہ حق کے شہیدوں کو بھی دیکھا۔ تم نے کیا فیصلہ کیا؟

اس کے سوا کیا فیصلہ ہو سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم کی ذات، انسانی کمالات اور صفات حسنہ کا ایک کامل مجموعہ تھی، اور یہ سب انہی کی جامعیت کی نیرنگیاں اور جلوہ آرائیاں تھیں، جو کبھی صدیقؓ و فاروقؓ ہو کر چمکتی تھیں کبھی ذی النورینؓ اور مرتضیٰؓ ہو کر نمایاں ہوتی تھیں۔ کبھی خالدؓ اور ابو عبیدہؓ اور سعد و ابو دجانہؓ ہو کر مسجد و محراب میں نظر آتی تھیں، کبھی ابن عباسؓ اور ابی بن کعبؓ و زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ کی صورت میں علم و فن کی درسگاہ اور عقل و حکمت کا دبستان بن جاتی تھیں۔ اور کبھی بلالؓ و صہیبؓ اور عمارؓ و خبیبؓ کی امتحان گاہوں میں تسلی کی روح اور تسکین کا پیام بن جاتی تھیں۔ گویا محمد رسول اللہ صلعم کا وجود مبارک آفتاب عالمتاب تھا جس سے اونچے پہاڑ، ریتلے میدان، بہتی ندیں، سبز کھیت اپنی اپنی صلاحیت اور استعداد کے مطابق تابش اور نور حاصل کرتے تھے۔ یا ابر

باراں تھا، جو پہاڑ اور جنگل میدان اور کھیت ریگستان اور باغ ہر جگہ برستا تھا، ہر ٹکڑا اپنی اپنی استعداد کے مطابق سیراب ہو رہا تھا۔ اور ہر قسم قسم کے درخت اور رنگا رنگ پھول اور پتے جم رہے تھے۔ اور اُگ رہے تھے۔ ان نیرنگیوں کے ساتھ اور اس اختلاف استعداد کے باوجود ایک چیز تھی جو مشترک طور سے سب میں نمایاں تھی، وہ ایک بجلی تھی جو سب میں کوند رہی تھی۔ ایک روح تھی جو سب میں تڑپ رہی تھی، وہ بادشاہ ہو یا گدا، امیر ہو یا غریب، حاکم ہو یا محکوم، قاضی ہو یا گواہ، افسر ہو یا سپاہی استاد ہو یا شاگرد، عابد و زاہد ہو یا سکار و باری غازی ہو یا شہید کا نور، اخلاص کی روح، قربانی کا ولولہ خلق کی ہدایت اور رہنمائی کا جذبہ، وہ جو کچھ بھی ہوں جہاں بھی ہوں، جو بھی کر رہے ہوں یہ فیضانِ حق سب میں یکساں اور برابر تھا۔ طاستوں رنگتوں اور مذاقوں کا اختلاف تھا۔ مگر خدا ایک تھا قرآن ایک تھا، رسولﷺ ایک تھا۔ قبلہ ایک تھا۔ ہر رنگ ہر راہ ہر کام سے مقصودِ دنیا سے دوستی خلق کی ہمدردی خدا کے نام کی اونچائی اور حق کی ترقی تھی۔ اور اس کے سوا کوئی چیز ان کے پیش نظر نہ تھی۔

محمد رسول اللہ صلعم کی جامع شخصیت کے سوا اس کا کوئی آخری اور دائمی اور عالمگیر رہنما نہیں ہو سکتا، اس لیے اعلان فرمایا اِن کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اگر تم کو خدا کی محبت کا دعویٰ ہے تو آؤ میری پیروی کرو اگر تم بادشاہ ہو تو میری کرو اگر تم رعایا ہو تو میری پیروی کرو۔ اگر تم سپہ سالار ہو یا سپاہی ہو تو میری پیروی کرو۔ اگر تم استاد اور معلم ہو تو میری پیروی کرو۔ اگر دولت مند ہو تو میری پیروی کرو۔ اگر تم غریب ہو تو میری پیروی کرو

اگر تم یتیم اور مظلوم ہو تو میری پیروی کرو۔ اگر تم خدا کے عابد ہو تو میری پیروی کرو اگر تم قوم کے خادم ہو تو میری پیروی کرو۔ غرض جس نیک راہ پر بھی ہو اور اس کے لیے بلند سے بلند اور عمدہ سے عمدہ نمونہ چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن،

ہمارے ہاں

گڑ شکر، کھانڈ، گندم، جوار

سرسوں و دیگر ہر قسم کی زرعی اجناس

— دستیاب ہیں —

خرید و فروخت کرتے وقت

ہمیں خدمت کا موقع دیں

پروپرائیٹر: رانا محمد رفیق، محمد شریف کمیشن ایجنٹس
غلہ منڈی ہارون آباد

اللہ شافی

روزانہ صبح ۸ بجے غریب مریضوں کا

علاج مُفت

دمہ، کالی کھانسی، تبخیر معدہ، خارش، اعصابی کمزوری

الحاج لقمان حکیم حافظ محمد طیب ماہر امراض دیرینہ

شفاء ملی دواخانہ رجسٹرڈ ۹ نکلسن روڈ لاہور فون: ۶۵۵۶۷

ہمارے ہاں ہر قسم کی —

زرعی اجناس

گڑ، شکر، چنا، جوار، گندم، سرسوں، کپاس کی تسلی بخش

خرید و فروخت کے لیے ہماری خدمات سے استفادہ کریں

میاں رکن الدین اینڈ کمپنی کمیشن ایجنٹس
غلہ منڈی ہارون آباد

الامین

یہاں پر پلاسٹک کین سے

کرسیاں بُنی جاتی ہیں

محمد امین بھٹی ۱/۲۸ نصیر الدین روڈ اسلام پورہ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

ایک دینی، سیاسی ملک گیر جماعت ہے۔ اختلافِ نام کے ساتھ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دورِ مسعود سے ابتک ہر دور میں اس نے اسلام کی بھرپور ترجمانی کی ہے، ہر زمانہ میں وقت کے سامراج کے ساتھ مخاصمت میں آمریت کے تابوت میں کیل نصب کی۔ یہی وہ جماعت ہے جس کے قول و عمل میں مطابقت کا زندہ ثبوت صوبہ سرحد کے سابق درویش وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود نے اپنے دورِ وزارت میں مہیا کر دیا ہے۔!!

آیئے

مل کر اسلام کی بالا دستی اور آمریت کے خاتمہ کی جدوجہد میں جمعیۃ علماء اسلام کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلا کر دین و ملت کی خدمت کا فرض انجام دیں —

جمعیۃ علماء اسلام قائم پور ضلع بہاولپور

مولانا مُفتی محمُود کے مجاہدانہ کارنامے

علماءِ حق کا عظیم کارواں

تحریر:۔ نصیب علی شاہ

جس نے!

- آزادی وطن کے لئے فیصلہ کن جنگ لڑی اور بالاکوٹ، دہلی شاملی وغیرہ کے محاذوں پر علم انقلاب بلند کرنے کے ساتھ ساتھ کالا پانی، مالٹا اور وطن کی جیلوں کو آباد کیا۔
- دینی علوم اور روایات کا تحفظ کر کے برصغیر کو سپین بنانے سے بچالیا۔
- قرآن کریم حدیث رسول ﷺ عظمت صحابہ رضؓ ختم نبوت اور ملت اسلامیہ کے اجتماعی عقائد کے خلاف فتنوں کا جرأت مندانہ مقابلہ کر کے دین حق کی حفاظت کی۔
- —— پاکستان میں سامراجی نظام کے خاتمہ اور سامراجی سازشوں کی بیخ کنی کے لئے تاریخ ساز جدوجہد کی۔
- آج وہی کارواں صدق و وفا پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کے مکمل نفاذ کی فیصلہ کن جدوجہد میں مصروف ہے۔
- اس قافلہ حق و صداقت کے عظیم سالار مفتی اعظم مولانا مفتی محمود نے صوبہ سرحد میں وزارت اعلےٰ کے مختصر دور میں۔

شراب پر پابندی

شراب پر پابندی لگا کر اس دور کی یاد تازہ کر دی جب تقریباً چودہ سو برس قبل محسن انسانیت ﷺ نے حکم خداوندی کے مطابق شراب کی حرمت کا اعلان کر دیا اور صحابہ کرامؓ کے مدینہ منورہ کی گلیوں میں شراب بہا دینے کی تاریخ پشاور اور کوہاٹ میں دہرائی جارہی تھی۔ آپ نے اعلان کر دیا تھا کہ اگر پاکستان کا وزیر اعظم بھی میرے صوبے میں آجائے تو شراب پینے کے لئے ان کو واپس پنجاب جانا ہوگا۔ ؎

وہ دنیا کے شہنشاہوں کو خاطر میں نہیں لاتا
محمد ﷺ کی غلامی سے جو دل معمور ہوتا ہے

اسلامی تعلیم کے اجراء

کسی قوم اور ملک کی ترقی کا اندازہ وہاں کی تعلیم کی شرح سے لگایا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں انگریزوں کے غلاموں نے انگریز کی مرتب کردہ تعلیم کو ترویج دیا۔ حضرت مفتی صاحب نے نئی نسل کو اسلامی افکار و نظریات سے وابستہ کرنے اور صحیح مسلمان بنانے کے لئے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں قرآن پاک کا ناظرہ پڑھا ہوا ہونا ضروری اور نماز با ترجمہ یاد کرنا لازمی قرار دے دیا۔

صوبہ سرحد کے سارے سکولوں میں قرآنی تعلیم کے لئے علوم اسلامیہ کے ماہر اساتذہ اور قراء کا انتظام کیا۔ آپ کے اس فیصلہ نے صوبہ سرحد کی اعلےٰ تعلیم گاہوں میں اسلامی اور دینی ماحول پیدا کر دیا۔

گلستان دہر میں جلوہ نمائی ہے تیری
باغباں جس پر ہے (نازاں) وہ گل رعنا ہے تو

سود کی بندش

مفتی صاحب نے ملکی معشیت کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کے لئے صوبہ سرحد میں تقاوی قرضوں پر بندش کی یہ ملک کو کھسوٹ سے بچانے کے لئے پہلا قدم تھا۔

خارزاروں کو بنایا تو نے رشک گلستان
تازگی بخشی دلوں کو جس نے وہ باراں ہے تو

احترام رمضان کا آرڈی ننس

تقریباً پاکستان میں احترام رمضان ختم ہو چکا ہے۔ پاکستان کے حکمران خود روزہ خوری کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ تشکیل آئین کے لئے اسلام آباد میں رمضان کے موقعہ پر حزب اقتدار کے وزراء اور ممبروں کی الگ نشستوں کا اہتمام کیا گیا۔

حضرت مفتی صاحب نے احترام رمضان کا آرڈی ننس نافذ کر کے ربع صدی کی پاکستانی تاریخ میں ایک نئے روشن باب کا اضافہ کیا۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ اور دو ماہ قید کا حکم دیا گیا۔

جہیز پر پابندی

مفتی صاحب نے جہاں اور برائیوں کا قلع قمع کیا۔ وہاں جہیز آرڈی ننس نافذ کر کے لوگوں کو رسم بد سے نجات دلائی۔

اردو کو سرکاری زبان قرار دیا

مولانا مفتی محمود نے اردو کو صوبہ سرحد کی سرکاری زبان قرار دے کر آج تک اس زبان کے ساتھ ہونے والے ظالمانہ سلوک کی تلافی کی۔

سرکاری لباس

انگریزوں سے نجات حاصل کرنے کا مطلب یہ تھا کہ ہم انگریزی تہذیب کو بھی دلیس نکالا دیں لیکن اقتدار پر قابض حکمران ذہنی غلامی کا شکار ہونے کی وجہ سے انگریزی تہذیب کو اپنانے میں فخر محسوس کرتے

ہیں۔

مولانا مفتی محمود صاحب نے شلوار اور قمیض کو سرکاری لباس قرار دیتے ہوئے تمام گزیٹڈ، نان گزیٹڈ آفیسرز کے لئے دفتری اوقات میں شلوار اور قمیض پہننے کا حکم دیا گیا۔ ے

پھینک کر گردن سے باطل کی غلامی کا جوا
حریت کے گیت گانا شان ہے ایمان کی

خواتین کیلئے پردہ

قائد اسلامی انقلاب مولانا مفتی محمود صاحب نے معاشرہ میں بڑھتی ہوئی فحاشی عریانی اور بے راہ روی کے مکمل انسداد کے لئے خواتین کے لئے پردے کو لازمی قرار دے کر معاشرہ کو صحیح اسلامی خطوط پر چلانے کا لازوال کارنامہ سرانجام دیا۔

اسلامی قوانین کے نفاذ کا بورڈ

پاکستان کا مقصد تخلیق اسلامی نظام کا نفاذ تھا چنانچہ حضرت مفتی اعظم کے اس عمل سے ان شہیدوں کی روحیں جھوم اٹھیں۔ جنہوں نے اس ملک میں اسلامی نظام کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے سب کچھ قربان کر دیا تھا۔

مفتی صاحب نے مرکز کے دباؤ کے باوجود سارے قوانین کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کے لئے ماہرین علوم اسلامیہ پر مشتمل ایک بورڈ قائم کیا اور سب سے پہلے جمعیت علماء اسلام کے اس دیرینہ مقصد کو پورا کرنے کے لئے عملی اقدام کیا۔

نظام کفر و باطل کو گوارا کر نہیں سکتا
وہ جس کے سامنے اسلام کا دستور ہوتا ہے

قماربازی کا خاتمہ

قماربازی اور جوے کی لعنت عملی اقدام سے فوراً ختم کر دی۔

جمعہ کی تعطیل

مرکزی حکومت سے جمعہ کی تعطیل کی سفارش کر دی۔ جس کے بعد یہ مطالبہ ملک گیر مطالبہ بن گیا اور قوم کی اس آواز کے سامنے بالآخر حکومت کو جھکنا پڑا۔

شہری آزادیاں

مفتی صاحب کی اس ساڑھے نو ماہ کی حکومت کے دوران پورے صوبہ سرحد میں کسی جگہ ایک منٹ کے لئے بھی دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ نہیں کیا گیا۔

تعلیمی وظائف

مفتی صاحب نے غریب طلبہ کے لئے ۲۳۰۰۰ روپے کے وظائف دیئے۔ سرحد میں تعلیم عام کرنے کے لئے سینکڑوں تعلیمی ادارے کھولے۔

کانٹوں سے الجھنا بھی آتا ہے ہمیں لیکن
کانٹوں کو گلستان کے آداب سکھاتے ہیں

مساوات محمدی کا نمونہ

مفتی صاحب کی وزارت مساوات محمدی کا ایک ایسا نمونہ تھا جس میں خلافت راشدہ کی جھلک دیکھی جا سکتی تھی۔

مفتی صاحب نے اپنے عہدہ کی تنخواہ نہ لینے کا اعلان کر کے قومی قیادت میں ایک خوش آئندہ کارنامے کا اضافہ کیا۔ اور باقی وزراء کو بھی پنجاب، سندھ کے وزراء سے نصف تنخواہ ملتی تھی۔

مفتی صاحب نے وزیر اعلیٰ کے لئے حاصل شدہ بنگلہ جس کا ماہانہ کرایہ چار ہزار اور دیکھ بھال پر ایک ہزار روپے لگتے تھے۔ لینے سے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ اسلام اسراف کو منع کرتا ہے۔

مفتی صاحب کی وزیر اعلیٰ بننے سے قبل جو وضع قطع تھی۔ بعد میں بھی وہی سادگی۔ فقر و استغناء اور درویشی رہی اور اس طرح آپ کے قول و فعل میں تضاد نہیں پایا گیا۔

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

حضرت مفتی صاحب کی حکومت میں گورنر وزیر اعلیٰ اور ڈرائیور ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھاتے تھے۔

ترقیاتی ادارے

۱۔ پشاور میں خزانہ شوگر ملز کا قیام۔
۲۔ کوہاٹ میں سیمنٹ کا کارخانہ۔
۳۔ سوات میں سوتی کپڑے کا کارخانہ
۴۔ کیمیاوی کھاد کا کارخانہ۔
5 فولاد کا کارخانہ۔
۶۔ سوڈا ایش کا کارخانہ۔
۷۔ کان، سوات، چترال، دیر کوہستان میں بجلی پن۔
۸۔ کان کنی۔
۹۔ آب پاشی کا نظام۔
۱۰۔ چشمہ رائٹ بنک کینال جس کے قیام سے سارا سرحد غلہ کا خود کفیل ہوتا تھا۔ لیکن موجودہ حکومت نے منسوخ کر دیا۔
۱۱۔ پیہور کینال۔
۱۲۔ کوٹ ادو سے ڈیرہ کو بجلی کا انتظام کیا اور بہت سی زرعی اصلاحات کی۔

وطن کے ذرے ذرے کو جگر کا خون دیدے کر
درخشاں صورت انجم بنانے کا ارادہ ہے

یہ ہے حضرت مفتی صاحب کے ساڑھے نو ماہ دور حکومت کے مجاہدانہ کارنامے جس نے اسلامی نظام اور ملکی اخوت کے ساتھ عملی محبت و وابستگی کا ثبوت دیا۔

رکھ دیا ہے موڑ کر منہ کفر کے طوفان کا
کر دیا دنیا میں روشن نام پاکستان کا

آئیے!

اس کارواں کے ساتھ شریک ہو جائیے جس کی منزل اور جس کا منتہا اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا قیام ہے۔

ہارون آباد میں زرعی اجناس
گڑ، شکر، کھانڈ، کپاس، گندم
جوار، مونگ پھلی، سرسوں کی خرید و
فروخت میں ہماری خدمات حاصل کریں
اسماعیل برادرز کمیشن ایجنٹس
غلہ منڈی ہارون آباد فون ۷۸۹

جمعیتہ طلبأ اسلام پاکستان قومی اتحاد کے ساتھ ہے

ہم مُفتی صاحب کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں

میاں محمد عارف ـ محمد فاروق قریشی

جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی محمد فاروق قریشی نے کہا ہے کہ جمعیت طلباء اسلام پاکستان ہر مرحلہ پر قوم کے مفادات کی نگران رہی ہے۔ تحریک جمہوریت میں جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے جیالوں نے پاکستان اور خصوصاً لاہور میں اپنی قربانیوں کے بے مثال نقوش چھوڑے ہیں کہ ان کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ اسی طرح تحریک تحفظ ختم نبوت کے موقعہ پر جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے کارکن قریہ قریہ اور کوچہ کوچہ گئے اور قوم کو قادیانی دجل و فریب سے آگاہ کیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ لیکن ان کے قدم راہ حق سے نہیں ڈگمگاتے۔ کیونکہ جن علماء کرام کی قیادت و رہنمائی جمعیت طلباء اسلام پاکستان کو حاصل ہے۔ ان کی تاریخ اسی قسم کے عظیم کارناموں سے اٹی پڑی ہے۔ ماضی قریب میں جب حکومت نے مدارس، مساجد پر ناروا پابندیوں کا سلسلہ شروع کیا تو بھی جمعیۃ طلباء اسلام کسی سے پیچھے نہیں رہی اور اپنا فرض پورا کیا۔

آج بھی پاکستانی قوم ایک استحصالی نظام اور شخصی آمریت کے شکنجہ میں کسی ہوئی ہے تو قوم کے راہنمایان کرام نے اپنے تمام اختلافات ختم کرتے ہوئے ایک عظیم مقصد کے لئے پاکستان قومی اتحاد کی تشکیل کی ہے تو جمعیۃ طلباء اسلام اس مرحلہ میں بھی راہنمایان قوم کی قیادت میں اقتدار کے سورج کو غروب کرنے کے لئے شبانہ روز جدوجہد کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں مرکزی صدر میاں محمد عارف نے تمام صوبائی جماعتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ صوبائی سطح پر جماعتی اجلاس منعقد کر کے طریق کار مرتب کریں اور مصروف عمل ہو جائیں۔

جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے صدر اور ناظم عمومی نے پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ حضرت مفتی محمود صاحب کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور ان کو اس عظیم اتحاد پر مبارکباد پیش کی ہے اور انہوں نے حضرت مفتی صاحب کی فراست پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انشاءاللہ حضرت مفتی صاحب کی فراست اور خلوص اور دیگر راہنماؤں کی لگن اور محنت اس آمریت سے قوم کو نجات دلائے گی۔

مرکزی ناظم عمومی نے جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے تمام کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ حالات کے تقاضوں کو پورا کریں اور خصوصاً جن حلقوں میں علماء حق الیکشن لڑ رہے ہیں۔ وہاں ہر کام کی اہمیت کو فراموش نہ کیا جائے اور مقدور بھر کوششیں جاری رکھیں۔ مرکزی دفتر سے ہر صورت میں رابطہ قائم رکھیں۔ اپنی ضرورت اور پروگرام سے مطلع کرتے رہیں۔

مردان

مردان گذشتہ روز جمعیت طلباء اسلام ضلع مردان کا مجلس عمومی کا اجلاس زیر صدارت ولی الرحمٰن منعقد ہوا اجلاس میں ضلع بھر کے تقریباً ۳۰۰ ر کالج و عربیہ مدارس کے طلباء نے شرکت کی۔ اجلاس سے صاحبزادہ فضل رحمٰن صوفی محمد کریم اور مولوی فیض گل اور مولانا ولی الرحمٰن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر جماعت کی مقبولیت کا دارومدار اعلیٰ پروگرام نظم و ضبط جماعتی لوگوں کے اچھے کردار اور چال چلن پر ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ طلباء کو اپنی تہذیبی اقدار تمدنی روایات کا عملی نمونہ پیش کرنا چاہیے۔

انہوں نے کہا کہ طلباء عوامی حلقوں میں جا کر جذبہ حب الوطنی پیدا کرنے اور ملکی استحکام و سالمیت کے لئے کام کرنے کے لئے بیداری پیدا کریں۔ اور عوام کو سبق سکھائیں کہ وطن کی محبت نصف ایمان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی نظام تعلیم کا نفاذ جمعیت طلباء اسلام کا نصب العین ہے۔ آخر میں اجلاس میں چند قراردادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ ملک سے دفعہ ۱۴۴ اٹھائی جائے۔ اور سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔

۲۔ یہ اجلاس مولانا عبدالحق ایم این اے کی والدہ مرحومہ کی موت پر اظہار غم اور دعائے مغفرت کرتا ہے۔

۳۔ اسلامی نظام کا نفاذ کیا جائے۔ اور لارڈ میکالے کا مرتب کردہ نظام تعلیم کو فوراً ختم کیا جائے۔

۴۔ تمام دینی مدارس کے سند کو بی اے کا درجہ دیا جائے۔

۵۔ مردان کالج کے طلباء پر بیہمانہ فائرنگ کی عدالتی کاروائی اور تحقیقات کا فیصلہ سنایا جائے۔ اور مقدمات واپس لئے جائیں۔

۶۔ پشاور یونیورسٹی اور نجی سرکاری ادارہ ایڈورڈ کالج میں جمعہ کی تعطیل کے بارے میں پشاور

یونیورسٹی کے جنرل سیکرٹری جاوید پراچہ کی کوششوں کو سراہتے ہوئے ۔ مبارکباد پیش کرتا ہے ۔

حکومت کے غلط اقدام کی پرزور مذمت

جمعیت طلباء اسلام جھنگ شہر کا اجلاس مورخہ ۷ جنوری ۷۷ء کو منعقد ہوا ۔ جس میں مطالبہ کیا گیا کہ مفتی عبدالحلیم صاحب کے خلاف مقدمہ درج کرنے کے بعد ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی پرزور مذمت کرتا ہے ۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی حلیم الطبع اور شریف النفس شخصیت کے خلاف فوراً مقدمہ خارج کیا جائے ۔

وادیٔ کشمیر سے

جمعیت طلباء اسلام آزاد جموں کشمیر کے رہنما چوہدری طارق مسعود نے مطالبہ کیا ہے کہ آزاد کشمیر کے مفتیوں کو پورے پورے اختیارات دیئے جائیں ۔ ان کو پوری طاقت کا اختیار دیا جائے ۔ کسی عدالت کو شرعی فیصلے کے خلاف اپیل کا حق نہ دیا جائے ۔ یہ اسلام کی توہین ہے ۔ ہم اس کو کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے ۔

انہوں نے کہا کہ ہم اپوزیشن کی ڈٹ کر حمایت کریں گے ۔ سیاسی رہنماؤں کو رہا کیا جائے ۔ ورنہ بھٹو حکومت ختم ہو کر رہ جائے گی ۔

کوئٹہ

ہم اراکین جمعیت طلباء اسلام و جمعیت علماء اسلام یونٹ مدرسہ عربیہ مرکزی تجوید القرآن سرکی روڈ کوئٹہ اپنے ہر دلعزیز قائد مجاہد ملت مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کو مرکزی قومی محاذ کے صدر منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کی قیادت پر مکمل اعتماد کرتے ہیں ۔

منجانب اراکین جمعیت طلباء اسلام یونٹ مدرسہ مذا ۔

(مرسل) بندہ قاری مولوی محمد اسلم حقانی مدرس عربی مدرسہ مذا کوئٹہ ۔

سرپرست جمعیت طلباء اسلام یونٹ مدرسہ مذا ۔

خیرپور

گذشتہ دنوں جمعیت طلباء اسلام ضلع خیرپور کے کارکنوں کا عظیم اجتماع ہوا ۔ جس میں خیرپور ، پیر گوٹھ ، پریالو ، ٹھیڑھی اور کولاب جیل کے کارکنوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی ۔

اجلاس کی پہلی نشست کی صدارت جناب صاحبزادہ سید سراج احمد شاہ امروٹی نے فرمائی ۔ اجلاس میں تعارف ہوا ۔

دوسری نشست کی صدارت حضرت مولانا عبدالہادی نائب صدر جمعیت علماء اسلام ضلع خیرپور نے فرمائی ۔ اس نشست میں تمام شاخوں نے رپورٹیں پیش کیں اور ضلعی رپورٹیں اور تنظیمی ہدایات نوٹ کرائی گئیں ۔ آخری نشست میں صوبائی صدر کی نگرانی میں درج ذیل انتخاب عمل میں آیا ۔

صدر .... جناب عبدالحئی شیخ
نائب صدر .... " عبدالکریم جونیجو
ناظم اعلیٰ .... " احمد سندھی
ناظم .... " احمد حسن عباسی
ناظم نشریات .... " عبدالرزاق میمن
ناظم مالیات .... " فضل اللہ

اجلاس سے حضرت مولانا عبدالہادی صاحب اور حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب نے خطاب فرمایا ۔

گوجرانوالہ

جمعیت طلباء اسلام گوجرانوالہ مدارس عربیہ کے طلباء کا مشترکہ اجلاس مدرسہ نصرت العلوم کے دسیع ہال میں زیر صدارت قاری نذیر احمد فاروقی منعقد ہوا ۔ جب کہ مہمان خصوصی مولانا عبدالقدوس صاحب تھے اجلاس کا آغاز قاری محمد عقیل قریشی نے تلاوت کلام پاک کیا ۔

اس اجلاس میں گوجرانوالہ کے سات مدارس عربیہ کے طلباء نے شرکت کی ۔ اور ان مدارس کے طلباء نے تقاریر بھی فرمائیں ۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں ۔

۱ ۔ جناب سخی داد بے نوا
۲ ۔ محمد حنیف قاسمی انوار العلوم
۳ ۔ قاری محمد شریف ایرانی
۴ ۔ قاری فخر الدین مدرسہ اشرف العلوم
۵ ، ۶ محمد اسلم عبدالکریم مدرسہ رحمانیہ گوبند گڑھ
۷ ۔ فیض الباری ۔ ۸ ۔ سعید احمد
۹ ۔ ملک عبدالواحد ۱۰ ۔ عبدالحق خان بشیر
۱۱ ۔ معین الدین مدرسہ نصرت العلوم

انصار الاسلام کی طرف سے جناب خالد رحمانی شیخ عبدالستار ۔

۱۴ ۔ جناب اختر عزیز مدرسہ امداد اسلام
۱۵ ۔ طالب حسین نصرت القرآن
۱۶ ۔ عبدالمجید نعمانی اشرف العلوم اور محمد سعید ثاقب نے تلاوت کلام پاک اور نظمیں پیش کیں ۔

اجلاس کے آخر میں چند قرار دادیں پیش کی گئیں ۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں ۔

۱ ۔ مدارس عربیہ کے طلباء کا یہ مشترکہ اجلاس قائد حزب اختلاف مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب اور دوسرے قائدین کو قرآنی نظام کے نفاذ کی خاطر الیکشن میں حصہ لینے کے فیصلے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور اپوزیشن اتحاد کو خراج تحسین پیش کرتا ہے ۔ اور حضرت مفتی صاحب کو یقین دلاتا ہے کہ مدارس عربیہ کے طلباء قرآنی نظام کے نفاذ کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں ۔

۲ ۔ یہ اجلاس جمعیت طلباء اسلام کے اجلاس میں پولیس مداخلت کی سخت مذمت کرتا ہے

۳ ۔ یہ اجلاس حکومت وقت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں فحاشی عریانی قتل و غارت کو بند کر کے مکمل اسلامی نظام نافذ کیا جائے ۔ نیز جمعہ جیسے مقدس دن کو ظلم تبدیل کرنے کا سلسلہ بند کیا جائے ۔

۴ ۔ یہ اجلاس مولانا قاضی مظہر حسین اور انکے صاحبزادے ظہور حسین اور دیگر علماء کرام کی گرفتاریوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے ان کو فوری رہا کیا جائے ۔

نیز مطالبہ کرتا ہے کہ یکطرفہ کاروائی کو ختم کر کے سنی مطالبات تسلیم کئے جائیں ۔

یہ علامہ اقبال کا سال ہے ۔ اس سلسلے میں جمعیۃ طلباء اسلام
صادق آباد کا شائع کردہ کتابچہ

علامہ اقبال اور مولانا مدنی رح

کا نقطۂ نظر اور مسئلہ قومیت دوبارہ شائع ہو گیا ہے ۔ اس سے مکمل آگاہی کے لیے آج ہی اسے پڑھیئے قیمت ۵۰/۱

دفتر جمعیۃ طلباء اسلام چوک فوارہ صادق آباد ضلع رحیم یار خان | فرینڈز بک ڈپو سکول بازار صادق آباد

تاجروں کے لیے خاص رعایت

سیمنٹ اور کھاد کے

حصول کیلیے ہمیشہ

جوئیہ ٹریڈرز مین بازار منڈی

حاصل پور کو یاد رکھیں

پارچہ جات

کا مرکز

ریشمی سوتی ، اونی ، خوش رنگ
خوب صورت اور بارعایت
پارچہ جات خریدنے کے تشریف لائیں

نذر محمد عبدالرشید کلاتھ مارکیٹ صادق آباد ضلع رحیم یار خان

ہر قسم کی ریشمی ، سوتی ، اونی

پارچہ جات

خریدنے کے لیے ہمیں
خدمت کا موقعہ دیں

محمد سرور دیوبند کلاتھ مارکیٹ
صادق آباد ضلع رحیم یار خان



فرینڈز کارپوریشن

کھیلوں کے سامان کا مرکز

انٹرنیشنل ایجنٹس نفیس و پائلٹ
سلائی مشین وغیرہ
بک سیلرز ، سٹیشنرز ۔

سکول بازار صادق آباد

ہر قسم کی دیدہ زیب خوب صورت ، ریسٹ واچ اور پائیدار

کلاک کیلیے ہمارے ہاں تشریف لائیں ۔

نیز گھڑیوں کی مرمت تسلی بخش کی جاتی ہے ۔

سید محمد علی مدینہ واچ کمپنی ، شاہی بازار بہاولپور

بارعایت

پارچہ جات

کا مرکز

ہر قسم کے سوتی اونی ریشمی پارچہ جات
بازار سے بارعایت خرید فرمائیں ۔

پروپرائٹر: محمد صادق ، محمد اقبال صدیقی
کلاتھ مارکیٹ ، صادق آباد ضلع رحیم یار خان

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

جابرانہ نظام کے خاتمہ کے لیے ، جمہوری نظام کی بحالی کے لیے ، اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جدوجہد کر رہی ہے ۔ مفتی محمود مدظلہ نے جو قومی محاذ کی تشکیل کے لیے کردار سر انجام دیا ہے اس پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں ۔ — آپ بھی مفتی محمود صاحب سے تعاون کریں

فیض اللہ خان سالار اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خان ۔